مظالم ہماری نگاہ سے ...

۱۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

الحکم

Digitized by Khilafat Library

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی

(۱) عوام سے مدّ خواص سے دس روپیہ
ہندوستان سے باہر چھ روپیہ سے
بغرض اب دیگر مستقل طلبی احباب سے ۱۲ ؍

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے۔

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی! | ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی | دوا پینی شفا بینی غرض دارالامان بینی!

جلد ۱۷ | مورخہ ۲۸- سمبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ شوال سنہ ۱۳۳۱ھ | نمبر ۲۵

سریرستان الحکم!

الحکم کی اشاعت میں توقف و تعویق جسقدر ناظرین کو ناگوار و ناپسند ہے! اس سے زیادہ میں متاثر ہوں میں ناظرین کے صدمہ کا اندازہ اور احساس ان خطوط سے کر سکتا ہوں جو میرے پاس آتے ہیں۔ لیکن میرے قلق و کرب کا اندازہ کا ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں اس میں شک نہیں کہ نادان دشمن اس ابتلاء پر ہنستا اور خوشی سے بغلیں بجاتا ہے کہ الحکم پر بجلی گری مگر یہ اسکی حماقت و نادانی ہے الحکم خدا کے فضل اور تائید سے اس مذاق کو پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے احمدی قوم ایک الحکم کی بدولت متعدد اخبارات اسی سپرٹ کو قایم رکھنے کیلئے اپنی خوشی سے نکالتی ہے اسپر سنگر امرتسری کی جو خوشی بالکل بے ہودہ تھی۔ میں سریرستان الحکم کا شکر گذار ہوں کہ وہ ہر طرح اپنے الحکم کے بقاء و اجراء کے لئے آمادہ ہیں چنانچہ پچھلے پرچہ میں بعض دوستوں کے اسماء گرامی چھاپ دیئے گئے ہیں جنہوں نے الحکم کے اجراء کے لئے ماہوار اعانت کیلئے مالی قربانی کے لئے مطالبت کیا ہے میں اپنے غفلت کا اعتراف کرتا ہوں کہ احباب میں اس تحریک کو ابھی پورے طور پر پھیلایا نہیں گیا والا ایسے لوگ ہیں جو اجراء الحکم کی اعانت کے لئے ہر قسم کی مالی قربانیوں کے لئے اپنے اندر جوش رکھتے ہیں پس جنہیں سے خطاب کرتا ہوں اگر وہ پسند نہیں کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدد سعادت کی یادگار الحکم بند ہو اور دشمن خوشیاں منائیں تو وہ آگے بڑھیں اور اپنے ذمہ لازم کر لیں کہ الحکم کی ماہوار اعانت کیلئے قدم اٹھائیں کیونکہ ماہوار اخراجات الحکم اپنے اخبار کے لئے ارڑھائی سو روپیہ ماہوار سے کم نہیں ہو سکتے اور لاکھوں روپیہ خرچ کر دینے والی قوم کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے کہ وہ الحکم کی اعانت کے لئے ایک سال کے لئے کم از کم تین ہزار روپیہ دیدے۔ ہماری جماعت کے مخلص احباب میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اتنی چھوٹی سی رقم دو تین ہی ہفتہ میں پوری کر دیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ سب کو شرکت کا موقعہ مل سکے میں اس اڑھائی سو روپیہ کی رقم کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کرتا ہوں

(۱) دس روپیہ ماہوار دینے والے ۵ (۲) پانچ روپیہ ماہوار دینے والے ۱۰
(۳) اڑھائی روپیہ ماہوار دینے والے ۲۰ (۴) سوا روپیہ ماہوار ،، ۴۰
(۵) ۱ ؍ ماہوار دینے والے ۱۰۰۔ پس میرے الحکم کی اعانت و اشاعت کے لئے پونے دو سو (۱۷۵) ایسے بزرگوں کی ضرورت ہے جو اس کام میں میرے ہمدرد ہوں اسوقت تک جن بزرگوں کی خدمت میں تحریک کی گئی ہے انمیں سے مندرجہ ذیل احباب نے اس کار خیر میں میرا ہاتھ بٹانے پر امادگی ظاہر کی ہے ناظرین جن کے لئے میں شکریہ کا اظہار کروں ایک رسمی بات ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کے ملائکہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ میں احباب الحکم اس کام کو چھاپ کر میرے دست اسکی راہ میں ایک روڑا نہ ہو جو اگر یہ نکل جائیگا مبارک ہونگے وہ جگر اس امت کے صاف کرنے کی توفیق ملے یہ بادل ابتلاء کے اڑ جائیں گے۔ میں خدا کے فضل سے ایسا ہی کہتا ہوں۔ لیکن سعادتمند وہ جو اس میں حصہ لینگے۔ اپنا اجر پائیں گے میں اب ناظرین الحکم کی فہرست چھاپ دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو اندازہ ہو سکے ابھی کتنے بزرگوں نے آگے بڑھنا ہے:۔

(۱) خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب دس روپیہ ماہوار
(۲) حافظ نور احمد تاجر ،، ماہوار (۱۱) سردار محمد ایوب خان صاحب ،،
(۳) بابو غلام محمد صاحب گلگت ،، ماہوار (۱۲) شیخ جان محمد صاحب ،،
(۴) ماسٹر شیر منشی عبد النور ،، ماہوار (۱۳) چوہدری غلام حسن صاحب ایکسٹرا ،،
(۵) چوہدری مولا داد صاحب ایکسٹرا ،، ماہوار (۱۴) منشی ناشم علیہ صاحب ،،
(۶) ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب ،، (۱۵) سید محمد یوسف صاحب محرر تحریک ،،
(۷) چوہدری محمد خان گرداور ،، (۱۶) منشی عبد الرحمن خان ،، کلارک ،،
(۸) مولوی عبد العزیز صاحب ،، (۱۷) چوہدری محمد دین صاحب ایکسٹرا ،،
(۹) منشی احمد خان صاحب نسیم ،، (۱۸) منشی عبد الحمید خان صاحب ،،

باقی معاونین ۱۵۶۔ باقی رقم مطلوبہ ۱۵۶ ماہوار

پانچواں حصہ مطلوبہ رقم امداد کا خدا کے فضل سے پورا ہو گیا ہے اور چار حصے باقی ہیں ناظرین دربریستان الحکم سے میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ جلد اس بقایا حصہ کو پورا کر دینے کی کوشش کریں گے تاکہ الحکم کی باقاعدہ اشاعت اپنے مرکز پر آجاوے سریرستان الحکم نے جس حوصلہ افزا علی رنگ میں اس تحریک کا خیر مقدم کیا ہے وہ یقین دلاتا ہے کہ بہت جلد یہ مطلوبہ رقم پوری ہو جائیگی میں آخر میں سید نذیر حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ گستاخیاں امرتسر کے مخلص احباب کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کس وقت کے منتظر ہیں وہ اپنے عملی جواب سے اس فنڈ میں حصہ لیں۔

ابھی اور بھی بہت سے نام ہیں جن کو میں نام بنام خطاب کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ شاید وہ وقت نہ آئے اور صرف اپیل بار آور ہو جاوے۔

راقم
یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان

انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

مختصر نوٹ

کیا فی الواقع مسلمانوں کا کوئی لیڈر نہیں ہے

مجلہ سول دنوں

ملٹری گزٹ لاہور نے کانپور کی مسجد پر مسلمانوں کے شور فریاد کی حقیقت پر لکھتے ہوئے لکھا ہے کہ آجکل مسلمانوں میں کوئی زبردست لیڈر نہیں ہے۔ اور جو لوگ لیڈر بننے کے خواہشمند ہیں۔ وہ اپنا مدعا اپنے ہمسایوں سے زیادہ شور مچا کر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان اخبارات نے سول کے اس نوٹ پر بہت کچھ ناک بھوں چڑھایا ہے۔ مگر اس کا جواب نہیں دے سکے کہ کیا فی الواقع مسلمانوں کا کوئی لیڈر نہیں ہے؟

سول کی یہ رائے عام مسلمانوں کے متعلق بالکل درست ہے۔ لیکن ایک ہی قوم ہے جو کہہ سکتی ہے کہ ہاں ہمارا ایک لیڈر ہے۔ جسکی آواز ہر قسم کے جوش و اضطراب پر تمکین کا دامن بچا سکتی ہے۔ اس کا فیصلہ اس قوم کے نزدیک ناطق اور اٹل ہے اور وہ احمدی قوم ہے۔ جو اپنا امام رکھتی ہے۔ باقی مسلمانوں کے لیڈروں کے سحر آفرین ایڈیٹروں کی قلم اور دماغ میں ہیں۔ اور عملی طور پر کوئی نہیں۔ ان ایڈیٹروں کی قلم گویا قسمت کا کٹا چھا ہے۔ وہ جس کو چاہیں۔ اپنے کالموں میں آج لیڈر مقرر کردیں اور کل اسی کی پگڑی اتار کر سوچی دروازے کے باہر والے باغ میں اچھال دیں۔ ایسی حالت میں ان کی فریاد و پکار محض بے قاعدہ اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے ہے۔ اور اگر کوئی متفق علیہ لیڈر مسلمانوں کا ہے تو انہیں پیش کرنا چاہیئے تھا۔ مگر یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا کے فضل سے احمدی قوم اس بارہ میں خوش قسمت اور مبارکباد کے قابل ہے جو اپنا امام رکھتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس قوم میں کوئی اضطراب اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ قوم کو لیڈ کرنے والا انسان قدسی صفات اسے صراط المستقیم پر لیجانا چاہتا ہے۔ اور انہیں پہلے سے بچانا اس کا کام ہے مبارک وہ جو اس کے پیچھے چلیں۔

مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیئے

مغزز ہمعصر پیغام صلح نے اخبار ویش کے کسی نامہ نگار کی اس رائے کو کہ رنگریز یہ خبط ہندو ہوں۔ اور نفاق کیشی کا ذریعہ سمجھتے ہیں ہر شخص اپنی رائے کے لئے وجوہات اور دلایل رکھتا ہے لیکن میں اس تحریک کے اس پہلو پر نظر نہیں کرتا۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اپنی اور اپنی قومی ترقی کے لئے جدوجہد کرے۔ پس ہندو شوق سے ان پیشوں کو اختیار کریں اور ضرور کریں۔ جب تک فلاکت زدہ قوم ہر طرف سے تھپیڑ نہ کھائیگی بیدار نہ ہوگی میں تو خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ مسلمانوں سے یہ ذلیل پیشے چھینے جاویں تاکہ وہ ترقی کرنے کے لئے قدم اٹھائیں۔

جماعت احمدیہ اور جمہور مسلمانان

اس عنوان سے پیسہ اخبار نے ایک نوٹ لکھا ہے کہ مغزز ہمعصر الفضل نے کانپور کے تنازعہ مسجد کے متعلق مسلمانوں کو جو رائے دی ہے وہ جمہور مسلمین کے خلاف ہے۔ پیسہ اخبار نے اگر الفضل سے یہ توقع کی تھی کہ اگر عام مسلمان کسی بیجا جوش اور غلطی کا بھی ارتکاب کریں گے۔ تو الفضل ان کا ساتھ دے گا۔ تو اس کی یہ توقع ایک خیالی امید سے بڑھ کر نہیں۔ الفضل کے اجرا کی غرض دنیا کو حق پہونچانا ہے اور اس کی صداقت کے مرکز پر جمع کرنا ہے غلط اور بیہودہ خیالات سے عام مسلمانوں کو بچانا ہے۔ ایسی صورت میں ایک مصلح اور ریفارمر کی حیثیت سے ناممکن ہے کہ وہ جمہور کی تمام باتوں میں ہاں میں ہاں ملائے اور نہ کبھی اسطرح جمہور اتحاد قوم میں پیدا ہو سکتا ہے۔ العقل دنیا میں نفاق پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اخلاص اور صدق کے پاک ذریعوں سے ناقابل شکست اتحاد پیدا کرنا اسکا مقصد ہے۔

اس پاک مقصد کے لئے وہ اس بات کی پروا نہ کریں گے کہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کو نفاق کے کیڑے نظر آئے۔ تو صداقت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالے مسلمانوں کو سمجھا دیگا کہ وہ اپنے حقیقی ہمدردوں اور ریاکار مربیوں میں فرق کر سکیں

ایک نیا مدعی نبوۃ

اٹلی میں ایک شخص نے دعوے نبوۃ کیا ہے۔ اس کے پیغام نبوۃ کے طور پر جو اعلان شایع کیا ہے اس کا عنوان "زمین اور انسان" یہ شخص مسیح ہونے کا مدعی ہے اس کی دعوت و تبلیغ کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ زمین مثل دوسرے ذی الروح حیوانات کے ایک ذی روح جسم ہے جو ان چھوٹے چھوٹے اجسام سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے جو فضاء عالم میں موجود ہیں وہ سانس بھی لیتی ہے اسکی سانس سے جو الیکٹ خارج ہوتا ہے وہ کوئلہ بنجاتا ہے وہ اپنے ارادے اور مطلق انسان کیساتھ حرکت کرتی ہے اور اپنے دماغ کے ذریعہ سے جو قطب میں ہے غور و فکر کرتی ہے۔

کیا آنیوالے مسیح کا یہی کام تھا؟ کہ وہ ایسی باتیں کرے جنسے دنیا کی روحانیت میں کوئی تبدیلی اور تحریک نہ ہو سکے؟ اس شخص کے کذب و بطالت پر اسکا اعلان ہی اچھا گواہ ہے۔

ڈاکٹر انصاری کے طبی وفد کے استقبال پر ایک لطیف رائے

مغزز ہمعصر مدینہ بجنور نے انصاری وفد کے استقبال پر بہایت قیمتی خیالات کا اظہار کیا ہے وہ مسٹر محمد علی اور ان کے دوسرے ہم خیالوں سے قوم کے قیمتی وقت اور روپیہ کے بے جا صرف کا جائز سوال کرتا ہے جو اس موقعہ پر صرف کیا گیا۔ فی الحقیقت اس کا یہ خیال درست ہے کہ مسلمانوں کی تباہی اور قتل و غارت کے نظارے دیکھ کر آنے والے کا استقبال گویا ٹرکی کی تباہی کا جشن مسرت کرنا ہے۔ اس بارے میں مدینہ کی رائے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے افسوس ہے ان اخلاص اور بے ریا خدمت ملک و قوم کو بھول کر اب نمائشی زندگی کے پہلو کو پسند کرنے لگے ہیں وہ روحیں شاید بہت ہی کم اور اکسیر ہونگی جنکو دنیا میں کوئی بھی نہ جانتا ہو مگر وہ اپنے ملک اور قوم کی بھلائی کے لئے چشم گریاں اور سینہ بریاں ہوں۔ اس نمائش کے جذبات نے اخلاص کی روح کو فنا کر دیا۔ مغزز ہمعصر نے جن سنجیدہ خیالات کو ظاہر کیا ہے۔ میں اس کے لفظ لفظ سے اتفاق کرتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ:۔

اس موقع پر سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا استقبال کس نوعیت سے اسقدر اہم تھا کہ اس کے لئے عزیز وقت بیکار کھونے کے علاوہ روپیہ بھی غیر ضروری مقدار میں صرف کیا گیا۔

کیا مسٹر محمد علی اور اسکے دوسرے ہم خیال بتلا سکتے ہیں کہ ڈاکٹر انصاری ٹرکی سے وہ کونسی خوشخبری لیکر وارد ہند ہوئے تھے کہ انکا استقبال اسقدر دھوم دھام سے کیا گیا ڈاکٹر انصاری ٹرکی گئے اور ٹرکی کے مصائب و تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھکر ہندوستان واپس آئے انکا استقبال یہ معنے رکھتا ہے کہ خدانخواستہ ٹرکی کی تباہی ہمارے موجب مسرت ہے۔

ڈاکٹر انصاری کے وارد ہند کا دن ہمارے لئے قیامت سے کم نہ تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر انصاری کی واپسی نے ہمارے ان ملک زخموں کو پھر تازہ کر دیا۔ جو ترکی کی تباہی کا لاکھوں بیگناہوں کے قتل معصوم و شریف خاتونوں کی عصمت دری کے گذشتہ واقعات سے ہمارے قلب و جگر کو چھلنی بنائے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر انصاری ہندوستان واپس آئے اور اپنے ساتھ ان چشمدید زہرہ گداز مظالم و مصائب کے واقعات لیکر آئے جنکے سننے سے دل خون ہوتا اور انکھیں خونبار کرتا ہیں۔

اب تک ٹرکی کی تباہی اور مظالم کے جو واقعات ہم سنتے رہے ہیں وہ صرف اخبارات کے کالموں سے لیکن ڈاکٹر انصاری نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ چشم دید ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے اسقدر موثر ہیں کہ گویا یہ

مظالم ہماری نگاہوں کے سامنے ہوئے ہیں اور ہم سخت دل اپنے مظلوم بھائیوں اور اپنے مذہبی سلطنت کی تباہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

کیا ان واقعات کی موجودگی میں ان مشاہدات پیش ہونے پر کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا استقبال جوش و مسرت کا موجب ٹھیر سکتا ہے۔ ہماری اسلامی سلطنت تباہ ہو گئی۔ لاکھوں مسلمان بھائی شہید ہوئے لاکھوں بے گناہ باشندے قتل و غارت کئے گئے ہیں۔ اور ہزاروں خاندان برباد کی عصمت دری کی گئی۔ لیکن ہم ان تمام واقعات کو آنکھوں سے دیکھنے والے لوگوں کا خوشی سے استقبال کرتے ہیں۔ گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹرکی کی تباہی کا جشن مسرت منا رہے ہیں۔ ڈاکٹر انصاری کا استقبال جوش مسرت کے بجائے ماتمی لباس سے کیا جاتا۔ نوحہائے مسرت کے بجائے نوحہ زہر گداز سے دل کی جلن کا ثبوت دیا جاتا تو ہم سمجھتے کہ مسلمان حقیقت میں ٹرکی کی تباہی کا رنج دل میں رکھتے ان کے دل ضرور اس صدمہ سے پارہ پارہ ہو گئے ہیں۔ لیکن کیا قیامت ہے کہ ہم تباہی دیکھنے والوں کا استقبال خوشی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ تباہی کا منظر ہمارے سامنے ہے اور ہم خوشیاں منا رہے ہیں۔ اللہ اکبر ہمارے گھر مردہ پڑا ہے۔ ہمارے معابد اور ہماری مذہبی ہستی خطرہ میں پڑی ہوئی ہے۔ ہمارے لاکھوں بھائی فاقہ اور مصیبت کی زندگی کاٹ رہے ہیں اور ہم اپنا روپیہ صرف کرتے ہیں۔ تو کس جگہ ان لوگوں کے استقبال پر جو ہمارے سامنے زہرہ گداز اور قیامت خیز حادثات بیان کر کے ہمیں خونباری کا موقع دیں گے

ڈاکٹر انصاری کا استقبال اگر یہ معنے رکھتا ہے کہ اسلام کی کمزوری اور مسلمانوں کی تباہی موجب مسرت ہے تو اس امر میں مجبوری ہے لیکن اگر اس کے یہ معنے لئے جاتے ہیں کہ ڈاکٹر انصاری ہندوستان میں ٹرکی کی فتوحات میں حصہ لیکر داخل ہوئے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے اس سے مسرت کوئی نہیں ہو سکتی تو اس کا فیصلہ ناظرین خود کر سکتے ہیں۔ کہ ٹرکی کا اس جنگ میں کیا حشر ہوا۔ پھر وقوع استقبال کی نوعیت ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ڈاکٹر انصاری کے وفد نے کیا کارہائے نمایاں کئے اور کسقدر زخمیوں اور مریضوں کی جان بچائی کیونکہ جنگ کے موقع پر معمولی خدمات بھی نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ اور طبی وفد کی خدمات بھی اس موقعہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

اس موقع پر ہم یہ کہدینا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر انصاری نے جو حالات یہاں آکر بیان کئے۔ اور جسقدر حالات ٹرکی سے ہندوستان بھیجے۔ ان میں کم و بیش زیادہ حصہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ترک اور ترکی افسر نہایت خلیق و متواضع ہیں۔ ان سے طبی وفد کے اراکین نہایت شوق سے ملے۔ اور ترکی افسروں نے ان کے ساتھ نہایت خلق و تواضع سے برتاؤ کیا یہاں تک کہ سگرٹ عنایت ہوا۔ اور دستخط فرما کر تصویر بطور یادگار دے گئی۔

افسوس یہ ہے اوس اسلامی سلطنت کے افسروں کا حال جو خادم حرمین شریفین اور سلف کے جانشین کہلاتی ہے۔ ڈاکٹر انصاری کے سینکڑوں خط اردو اخبارات میں شایع ہو چکے ہیں۔ لیکن کسی خط میں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ ترکی افسروں کی مذہبی زندگی کیسی ہے اور انہوں نے مذہبی حیثیت سے ملک و قوم کی کیا خدمت کی ہے۔ کسی خط میں یہ بھی ذکر نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر انصاری یا ان کے وفد کے کسی رکن نے ٹرکی میں رہ کر کوئی خالص مذہبی رکن بھی ادا کیا ہو یا مذہبی طبقہ سے شرف ملاقات حاصل کیا ہو؟

یہ سب باتیں کم و بیش ایسی ہیں کہ ہم ان پر جسقدر روئیں کم ہے۔ ہم مسلمان ہیں اسلام کے پیرو ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ ہماری ایک حرکت ہمارا ایک فعل بھی ایسا نہیں جو حقیقی طور پر اسلام کا نمونہ کہا جا سکے؟

ہم کیوں تباہ ہوئے ہمارے دل و دماغ میں اسقدر آزادی کیوں پیدا ہوئی۔ ہم بے حس کیونکر ہو گئے۔ یہ سب صرف اوس پاکیزہ اسلام کے ہاتھ سے چھوڑ دینے کے سبب جو ہماری زندگی کا ایک سچا اصول تھا جسپر ہماری فطرت کا مدار ہے جس میں ہماری ترقی و کامیابی مضمر ہے۔ اللہ اکبر ایک وہ دن تھا کہ ہماری مذہبی ہستی اس حد تک قوی تھی کہ مخالف قومیں سے صرف دو سوال ہوتے تھے۔ یا تو یہ کہ وہ اسلام لائیں اور احکام اسلام کے لئے گردنیں خم کر دیں۔ یا اسلام کے ماتحت رہ کر جزیہ دیں۔ ایک آج کا دن ہے کہ ہماری تمام تر ترقی کا مدار و معیار یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ ہم اسلام سے بیگانہ ہو کر زندگی بسر کریں۔ اور احکام اسلام کا نام تک نہ لیں۔

آہ یہ دینی اور ترقی کا خیال ہم نہیں کہہ سکتے ہمارا ہمارا کیا انجام ہوگا؟

بنگالی مسلمانوں میں پنچایت

بنگالی مسلمانوں میں پنچایت کے ذریعہ تنازعات کو طے کرنے کا رواج ترقی پر ہے۔ گورنمنٹ بنگال نے اس پر ریویو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں میں ذات پات کا رواج نہیں تو بھی ہندو مسلمانوں کا طریق پنچایت ایک ہی قسم کا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شرفا کے طبقہ کے علاوہ اور تمام طبقوں کے مسلمان اس پنچایت کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ نہایت افسوس اور تعجب کی بات ہے کہ اسلام میں شرافت اور تکریم کا معیار محض تقوے اللہ ہے۔ مگر آج مسلمان شرافت کا انحصار سونے چاندی کے سکوں کی موجودگی کو سمجھتے ہیں۔ اخلاقی طور پر ایسے لوگ خواہ نہایت ہی ذلیل زندگی بسر کرتے ہوں بہرحال ضرور ہے کہ مسلمانوں میں پنچایت کی سسٹم کو رواج دیا جاوے اور ذات پات کے قیود کو توڑ کر انہیں اسلامی اخوت کے وسیع سلسلہ میں منسلک کر دیا جاوے اور اگر بخیال خویش شرفا عوام مسلمانوں کیساتھ شامل نہ ہوں تو انہیں اسلامی برادری کے لحاظ سے کریڈٹ نہ دیا جاوے اس قسم کی اخلاقی اصلاحوں کی قوم کو ضرورت ہے نہ کہ آتشیں قلم لعنار کو لیکر اپنی ہمت صرف عوام کے جذبات کو موقعہ بے موقعہ

قومی تحریکیں اور قومی کام

اس عنوان کے نیچے مسلمانوں کی ہر قسم کی تحریکوں اور تعلیم گاہوں اور انسٹیٹیوشنز کے متعلق مناسب سوا حصہ اور آپ کو ڈیٹ واقعات پر اظہار رائے ہوا کرے گا وباللہ التوفیق۔ (ایڈیٹر)

شبلی کا استعفا

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ندوہ کے جدال جہاد پر ایک مختصر نوٹ شایع کیا جا چکا ہے ناظرین اب یہ سنکر تعجب کریں گے کہ آخر مولانا شبلی نے ندوۃ کی رکنیت و معتمدیت سے استعفے دیدیا۔ وجوہات استعفے ایں خرابی صحت کے علاوہ اراکین ندوۃ کے باہمی اختلاف کو بھی داخل کیا ہے۔ یہ اپنی قسم کا پہلا استعفے انہیں مسلمانوں کی مختلف سوسائٹیوں میں جو لوگ کچھ بھی کام کرتے ہیں جب ان پر خود پسندی اور غرضی کا بھوت سوار ہوتا ہے اور وہ اپنی ابتدائی حکومت کو خطرہ میں پاتے ہیں تو ہم خیال لوگوں میں جوش پیدا کرنے کے لئے ذرا سی مخالفت پر مستعفے ہونے کی دھمکیاں دیا کرتے ہیں۔ شبلی صاحب کا استعفا بھی اسی تماش کا ہے شبلی صاحب اگر بے ریا ہو کر کام کرتے تھے تو انہیں اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کہ کسی معاملہ میں انکا اختلاف ہوتا ہے۔ اراکین ندوۃ جو اپنے اغراض میں مسلمانوں کے باہمی نفاق کو دور کرنے کا مقصد لیکر اٹھے تھے۔ جب اپنے اختلافات کو مٹانے میں کچھ بھی کامیاب نہیں ہوئے تو دوسروں کو کیا نفع پہونچائیں گے

او خود گم است کرا رہبری کند

بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ ندوہ کی تمام ترقیوں اور کامیابیوں کا مرکز علامہ ممدوح ہی ہیں اور اس لئے ان کے استعفے سے ندوہ کو سخت نقصان پہونچیگا میں مسلمانوں کے اس طبقہ میں جو علماء ربانی پیدا کرنے کا مدعی ہے ایسی باتوں کو تعجب سے سنتا ہوں جس انسٹیٹیوشن اور جماعت کا مدار ایک کمزور اور مرجانیوالے انسان پر ہے وہ آخر ایک دن مٹ جائیگی کیونکہ فانی انسان مرے گا۔ پس مسلمانوں کو بلکہ اس بت کو آج ہی توڑ دینا چاہیئے۔ شبلی کے استعفے کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے ندوہ کے کام میں ہمت دار مستعدی سے کام لیں اور خدا کے فضل پر بھروسہ کریں۔ ایسے استعفے کبھی واپس نہیں ہونے چاہئیں۔ خدا کا شکر ہے کہ نئے ناظم مقرر ہو گئے۔

علیگڈھ کالج کا سکرٹری

ہدف ملامت ہو رہا ہے

ہندوستان کے مسلمانوں کی سب سے بڑی تعلیمی انسٹیٹیوشن علیگڈھ کالج ہے۔

علی گڈھ کالج کا سرپرست ہندوستان کے مسلمانوں کا نائب اور قائمقام سمجھا جاتا ہے۔ اب اس عہدہ پر نواب محمد اسحٰق خان ہیں اس وقت ان کے انتخاب کے لئے مسلمانوں میں جوش پھیلایا جاتا تھا۔ اس وقت ان سے بہتر اور قابل کوئی آدمی نظر نہ آتا تھا۔ لیکن آج زمانہ بہت کچھ بدل گیا ہے۔ ان میں جمع کر کے دکھائے جا سکتے ہیں ایسی تاعاقبت اندیش قوم کی خدا ہی حفاظت کرے

نواب محمد اسحٰق خان صاحب کا قصور اتنا ہے کہ وہ جوش کو پسند نہیں کرتے وہ متانت اور مآل اندیشی اور خاموشی کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں میں بیجا جوش پیدا کرنے کے حق میں نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان نوجوانوں کو جو ایجی ٹیشن اور شور انگیزی کو اپنی ترقیوں کا بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہ طریق پسند نہیں آسکتا۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایسے ہی دانشمند اور متین مدبروں کی ضرورت ہے جیسے کہ نواب محمد اسحٰق خان ہیں۔ میں تو اسے قومی بدبختی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے محسنوں پر حملے کرے۔ لیکن نواب صاحب کو اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ اپنا کام سنجیدگی کے ساتھ کرتے جاویں جب تک انہیں موقعہ حاصل ہے آخر وقت آجائیگا کہ یہ جوشیلے نوجوان ہی اپنی تیز چوٹوں کے برے انجام سے باخبر ہو جائیں گے۔

نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی

مولوی عبید اللہ صاحب ایک مستند اور باہمت شخص ہیں۔ انہوں نے دیوبند میں جمعیۃ الانصار قائم کر کے مدرسہ دیوبند کو انگلیسی شاغرد اور شہید اسلامی دار العلوم بنانے کی کوشش کی تھی لیکن مسلمانوں کے اجتماعی کاموں کی جو حالت ہوتی ہے۔ اس نے یہاں بھی اپنا اثر دکھایا۔ آخر مولوی عبید اللہ صاحب سے اپنے ہم خیال دوستوں کے مجبور ہوئے کہ وہ الگ ایک انجمن قائم کریں۔ چنانچہ انہوں نے انجمن نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی میں قائم کی ہے اس انجمن کے ذریعہ وہ ایسے گریجویٹ تیار کرنا چاہتے ہیں جو اشاعت اسلام کے کام میں منسلک ہو سکیں۔ مدرسہ میں انہیں قرآن مجید اور حدیث شریف اور دیگر علوم متعلقہ کا کورس ختم کرا دیا جائیگا۔ مولوی صاحب موصوف کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ ایک اولوالعزم اور وسیع الخیال آدمی ہیں۔ ہر چند وہ ہمارے مسلک کے ساتھ عقیدت نہیں رکھتے لیکن خانی دشمن بھی نہیں یہ کام جو انہوں نے شروع کیا ہے ایک جوش اور درد سے کیا ہے حال میں ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے اس انجمن کی سرپرستی فرمائی ہے اور سو روپیہ ماہوار کی مستقل اعانت کے احکام نافذ کئے ہیں۔ والیہ بھوپال نے اسلامی اور دینی کاموں میں بڑی فیاضی سے کام لیا ہے۔ جس کے لئے وہ مسلمان ہند کی شکر گذاری کے قابل ہیں۔ صیانت نبوی کے اخراجات آپ ادا کر رہے ہیں اور دوسری اسلامی درسگاہیں ان کے فیض سے سیراب ہو رہی ہیں۔ اب تک اگر ان کی توجہ نہیں ہوئی تو قادیان کے کاموں کی طرف۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں توجہ دلائی ہی نہیں گئی۔ بہرحال انجمن نظارۃ المعارف القرآنیہ کو دالیہ بھوپال کے عطیے سے بہت بڑی مدد ملی ہے۔ میرے خیال میں اگر دہلی کی جامع مسجد کی کمیٹی فتحپوری کے مدرسہ کو نظارۃ المعارف کے سپرد کر دے تو یہ مدرسہ دہلی کے بہترین مدرسوں میں ہو جاوے۔ اور نظارۃ المعارف اپنے دائرہ کام کو خوب وسیع کر سکے۔ چونکہ حاذق الملک بھی اس میں شامل ہیں اس لئے یہ امید کرنا بے موقعہ نہیں کہ مدرسہ فتحپوری کی اصلاح اور نظارۃ المعارف کے مالی پہلو کے اطمینان کے لئے دلا دیں گے۔

مسلم یونیورسٹی کی فونڈیشن کمیٹی

۲۶ جولائی ۱۹۱۳ء کو فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس بخیر و خوبی علیگڈھ میں ختم ہو گیا۔ جو تجاویز کمیٹی کے اس اجلاس میں پاس ہوئی ہیں انہیں حریت کی روح کام کرتی ہے یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ یونیورسٹی کا چارٹر کن شرائط پر ملیگا۔ اور مسلمانوں کے لئے اس قسم کی یونیورسٹی کس حد تک مفید ہوگی۔ علیگڈھ کی تجویز یونیورسٹی میں احمدی جماعت کا عنصر کس حد تک ہے اور وہ اس قوم کے لئے کیا کر سکے گی۔ اس کا علم اس کے نظام سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس جماعت کو باوجودیکہ وہ دینی اور دنیوی تعلیم کے اعلیٰ مدارس اپنے قبضہ میں رکھتی ہے۔ اور علیگڈھ کے پلیٹ فارم سے ان مدارس کے متعلق بیچرز ایسوسی ایشن کے اجلاسوں میں خوشی اور مسرت کے نعرے بلند ہو چکے ہیں مگر اس جماعت کو ایک بھی ممبر منتخب کرنے کا حق نہیں دیا گیا۔ اور علیگڈھ کا عنصر کو ہر حال میں غالب رکھا گیا ہے کیا اسی امید پر

احمدی قوم سے چندہ لیا گیا تھا؟ ہماری جماعت کے افراد اور کارکن اس بات

کے نشاندہی نہیں کہ وہ ضرور یونیورسٹی کے بورڈ آف ٹرسٹیز میں شامل ہوں۔ ان کے لئے اپنی قوم کے لئے بہت کچھ کام کرنے کا میدان وسیع اور وہاں کثرت سے مردان کار مطلوب ہیں۔ لیکن جس یونیورسٹی کے لئے ہمارے کرم دوست شروع سے شریک رہے ہیں اور انہوں نے اپنی انتہائی کوششوں سے اس سکیم میں روح ڈالی۔ آج یونیورسٹی کی فونڈیشن کمیٹی اتنا بھی گوارا نہیں کرتی کہ ان کے مفید مشوروں سے فائدہ اٹھانے کے لئے انہیں مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن میں اپنے قائم مقام بھیجنے کا حق حاصل ہو؟

حضرت امام علیہ السلام نے کیا سچ فرمایا ہے۔

بجز اسکہ خود قطع تعلق کند ایں قوم را ۔ خدا از رحمت احسان پیر کسے را

قابل تقلید تجویز

صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق سترہ ۱۷ نمبر سرکاری مسلمانوں کی مجلس شوریٰ مقرر کی ہے کیا اچھا ہو اگر تمام صوبجات کی گورنمنٹیں اس بارہ میں صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ کی تقلید کریں مگر ایسی شوریٰ کی کمیٹیوں کو ضروری ہوگا کہ وہ مسلمانوں کی تعلیم کے سوال کو ہائی ایجوکیشن کے رنگ ہی میں نہ سوچیں بلکہ صنعت اور حرفت کی تعلیم کو عام کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اور ان ہر دو کے ساتھ مذہبی تعلیم کا انتظام ضروری نہ کسی دنگ میں کرنا چاہیئے۔

نومسلم فنڈ

مراد آباد کے اخبار انشیر نے بجا اور ضروری تحریک کی ہے کہ جو لوگ نو مسلم ہوتے ہیں انکی دینی تعلیم اور ابتدائی گذارہ کے لئے ایک فنڈ ہونا چاہیئے یہ ایک ایسی تحریک ہے کہ اس کے ساتھ ہر مسلمان کی ہمدردی ہونی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے معارف زکوٰۃ بروئے انقلوب کو داخل کیا ہے۔ مگر اب تو عام طور پر تحصیل زکوٰۃ کا انتظام درست ہے نہ اسکے خرچ کا۔ زکوٰۃ کا مال روپیہ امیر المومنین پاس جمع ہوا کرتا تھا۔ اور وہ ضروریات اسلام پر اس کو خرچ کرتا تھا۔ مسلمانوں نے اسلام کے اس اصولی حکم کو چھوڑ دیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مالی الطاقت بوجھ انہیں اٹھانا پڑا۔

بہرحال یہ تحریک قابل قدر ہے اور ہندوستان بھر میں اسکی ضرورت ہے۔ ہمارے کرم بھائی ایڈیٹر صاحب نور نے بھی اس تحریک کے لئے ابتدا بہت کچھ دل کے پھپھولے پھوڑے اور احباب نے اس تحریک میں کچھ چندہ بھی دیا اور انہوں نے ایک مجلس بھی اس مقصد کے لئے قطرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت قائم کی۔ مگر اس کا نتیجہ کچھ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقبرہ بہشتی کے امرال میں نومسلموں کا حصہ رکھدیا اور صدر انجمن ایک غیر مرتب نظام پر نومسلموں کی امداد کرتی اور وظائف دیتی ہے مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ ایک الگ صیغہ دوسرے صیغوں کیطرح ہو۔ اور یہ کام ایک سب کمیٹی کے سپرد ہو۔ ایڈیٹر صاحب نور نے اگر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے تو وہ اس پر توجہ کریں۔ اور یا اسے پھر انجمن کے سپرد کر دیں۔ تاکہ وہ اپنے انتظام میں ہی کچھ کرے میں یہ یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہ ضروری کام باقاعدہ شروع ہو تو قوم اور انجمن اس کے لئے ہر قسم کی مدد کے لئے آمادہ ہوگی۔

کانپور کا ہنگامہ

کانپور کی مسجد کے متعلق جو شیلے اخبار نویسوں کی شوخی قلم رنگ لائے بغیر نہ رہی اور اس نے مسلمانوں اور حکام کو پریشان کیا اس ہنگامہ کے متعلق احمدی جماعت کا رویہ انہیں اصولوں پر ہو سکتا ہے۔ جو معزز ہم عصر الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح کے اسٹیٹمنٹ کے بعد شائع کئے ہیں۔ اس کے سوا اگر کوئی آواز کسی طبقہ سے نکلے احمدی جماعت اس کے لئے ذمہ دار نہیں ہے۔

اس پر مفصل آرٹیکل انشاء اللہ تعالیٰ اگلی اشاعت میں شائع ہوگا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ہمارے معاصرین

ایڈریانوپل میں ترکوں کا داخلہ اور پرکاش

ترکوں کے ایڈریانوپل کے داخلہ پر اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جو آج سے اڑسال پیشتر اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحی سلطنت کے متعلق شائع کی تھی۔ جسکی تجدید پھر ۱۹۰۷ء میں ہوئی یکہ روحی سلطنت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے سلسلہ پر اگر ہم نظر کریں تو ۱۹۰۲ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ان واقعات کے متعلق مفصل پیشگوئیاں شائع کی تھیں

جو انقلاب سلطنت عثمانیہ کے

رنگ میں پوری ہوئیں۔ وقتاً فوقتاً الحکم ان پیشگوئیوں کے متعلق لکھ چکا ہے۔ جب ترک مغلوب ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام کا ایک حصہ پورا ہوگیا۔ اس وقت پرکاش اور ان کے دوستوں کے لب پر چپ مہر سی لگ گئی۔ اس لئے نہیں کہ انہوں نے اس پیشگوئی کی صداقت کے سامنے سر تسلیم جھکا دیا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ دراصل انہیں ترکوں کی مغلوبی سے خوشی تھی اور وہ اس مسرت میں محو رہے۔ اب جبکہ ان کی بھلائی کی پیشگوئی کا خوش کن حصہ پورا ہوا۔ تو پرکاش کو اس پر اعتراض کرنے کی سوجھی۔ مگر لکھا تو صرف یہ لکھا۔ کہ سوائے ان کے تو یہ پیشگوئی کسی کو یاد نہ تھی۔ تمہیں یہ پیشگوئی کیوں یاد رہتی تھی۔ اور کس نشان سے تم نے فایدہ اٹھایا۔ اگر یاد رکھتے تو لیکھرام کا نشان کافی تھا۔ پھر قادیان کے آریوں کا حشر تک انجام بیان دے سکتا تھا جو یہ پیشگوئی تو اس کثرت سے پھیلائی گئی ہے کہ ہندوستان تو ہندوستان پورپ میں بھی بکثرت شائع ہوئی ہے مگر ہم یہ جانتے ہیں کہ فایدہ اٹھانے والے بہت کم ہوتے ہیں۔

خیر پرکاش نے مخالفانہ رنگ ہی میں سہی ذکر تو کیا۔ مگر افسوس اور تعجب تو ان اسلامی جرائد پر ہے جو سلسلہ کی مخالفت کیلئے تو ایڑی چوٹی کا زور لگاتے اور جہاں ذرا بھی انہیں اعتراض کی جائز و ناجائز گنجایش ہو تو وہ شور مچاتے ہیں۔ لیکن اس نشان کو دیکھ کر منہ میں گھونگنیاں ڈال کر بیٹھ رہے۔ اس حق پوشی کی بھی کوئی حد ہے۔

زمیندار پر سب سے بڑھکر افسوس ہے کہ وہ اس

نشان کا بہت بڑا گواہ ہے۔ مگر اس وقت تک وہ بھی خاموش ہے۔ باوجودیکہ احمدی قوم کے بعض معزز افراد نے اسکی گالیوں کی بھی پرواہ نہ کرکے اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھایا۔ اور ہر موقعہ پر اسکی اعانت میں مناسب حصہ لیا اور اب اسکی واپسی کی خوشی میں شریک ہوئے۔ لیکن وہ اتنا بھی ذکر سکا کہ اگر خدا کے خوف سے نہیں تو کم از کم اخلاقی حیثیت ہی سے اس نشان کی تصدیق شائع کرتا۔ کیا اس سے تلافی کی امید کرنی چاہیئے؟ اس کا جواب واقعات دیں گے!

ایڈیٹر صاحب نور مندرجہ ذیل سطور بغرض اشاعت بھیجتے ہیں

کہ چند دوستوں کی تحریک پر اڈیٹر نور کو پہلے

دونوں حیدرآباد سندھ جانیکا اتفاق ہوا۔ قبل ازیں وہاں کے اہل ہنود ستانن اور آرین دھرم سے تعلق رکھتے تھے مگر آریہ دھرم کی خشک اور خیالی مذہبی حمایت دعاوی نے ان کی تسلی نہ کی۔ اسی لئے وہ آرین دھرم سے منہ پھیر کر شری گورو نانک دیو جی کے شرن میں آئے۔ مگر وہاں کے لوگ جو تعلیم میں خاصی ترقی کر چکے ہیں۔ اب وہ ایسے دھرم اور ملت کے جویاں ہیں۔ جو روحانیت اور شریعت کے نہلو میں افضل اور اکمل ہو۔ خاکسار اڈیٹر نور نے حیدرآباد سندھ میں اپنے لیکچروں کے ذریعہ سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالجات اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہونچایا۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فی الہ راسخ الاعتقاد مومن تھے۔ پہلے تو وہاں کے نانک پنتھیوں کو کچھ برا معلوم ہوا۔ مگر جب شہادت کیلئے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک اور اقوال پیش کئے گئے تو ان لوگوں نے ان پر غور کرنا شروع کیا۔ اب سندھ جو نئی میں یہ بات پڑھ کر ہمیں بہت خوشی حاصل ہوئی۔ کہ وہاں کے چند معزز نانک پنتھی پنجاب میں ہمیں لینے آئے ہیں کہ وہ ڈیرہ بابا نانک میں جو اصل باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور گوردوارہ سہائے فیروزپور میں خاص شریف رکھتی حضرت باوا نانک صاحب ہر دو تمدد شرفیاب کرتے تھے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمادیں یہ جو ایک نہایت مبارک بات ہے۔ بیشک ہر ایک مذہب کے پیروکو اپنے بانی کے مت اور ملت کے متعلق ہر طرح سے تسلی اور اطمینان کرنا چاہیئے۔ اگر از روئے ... تحقیقات حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے چیلوں پر یہ آشکارہ ہو جائے کہ حضرت باوا صاحب اسلام سے تعلق رکھتے تھے۔ تو پھر ہر ایک چیلا کو اپنے گورو کے راستہ پر قدم مارنے سے کونسی طاقت روک سکتی ہے

اطلاع - اخبار الحکم کی باقاعدہ اشاعت کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ مجھے خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اس مہینے کے اخیر تک قادیان میں مشین کے جاری ہو جانے سے وہ اپنے وقت پر شایع ہونے لگے۔

ناظرین دعاؤں سے کام لیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی دینی خدمات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کیا خدمت کی؟ یہ ایک سوال ہے جسکا جواب مجھے اس سلسلہ مضامین میں دینا ہے!

حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو کچھ بھی خدمت سلسلہ کی ہے اس میں شک نہیں کہ آپ نے مخرج ذم کے خیالات سے بڑھ کر محض ابتغاء لرضوان اللہ کی ہے اور ان خدمات سے انکا مقصود کوئی جاہ و نام نہیں بلکہ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جو انسان اپنے ہم جنس کا شکر گزار نہیں ہو سکتا وہ اللہ تعالیٰ کا (جو ایک غیر مرئی ہستی ہے) بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔

اس آرٹیکل کا محرک صرف یہ ارشاد ہی نہیں بلکہ وقت تھا یا نہیں بعض حلقوں میں یہ سوال ہوا ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے کیا کیا ہے۔ اسلئے بہ حیثیت ان کے کاموں کے ایک چشم دید گواہ کے میں حق سمجھتا ہوں کہ اس شہادت کو ادا کردوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمات کا خلاصہ ایک فقرہ میں یہی ادا کیا جا سکتا ہے کہ

وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شاندار عمارت کے ایک ستون ہیں اور سلسلہ کی اسوقت کوئی بڑی تحریک نہیں جو ان کے ذریعہ زندہ نہ ہوئی ہو۔

میرے اس کلام میں کوئی مبالغہ نہیں بلکہ واقعات کی روشنی میں یہ صداقت عیاں ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ نہیں۔ بلکہ اسلام کی کل عمارت جس لانظیر اور مستحکم چٹان پر کھڑی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جلالی و جمالی تجلیات کے مظاہر یا نشانات ہیں۔ سلسلہ نبوت کی صداقت کا معیار ہمیشہ وہ فوق العادۃ پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدیمی سنت ان جلیل الشان نشانات سے بھری ہوئی ہے اس زمانہ استکبار و مادہ پرستی میں جبکہ مادہ پرستی روحوں پر ہے اور نبوت تو درکنار خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانا محالات میں داخل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجکر

نبوۃ کے مسئلہ کو زندہ کیا!

اور قاہرانہ پیشگوئیوں کے ذریعہ ایمان بالنبوۃ کی حقیقت کو کھولا۔ ان بے شمار نشانات میں سے جو دلایل نبوۃ کا رنگ رکھتے ہیں ایک عظیم الشان نشان حضرت مرزا محمود ہیں!

پس آپ کا وجود ۔ گوشت ۔ پوست جب اسلام کی زندہ
لیتی ہوئی شہادت ہے اور اسلام کے احیاء کا ثبوت
ہے۔ تو اگر آپ سے کوئی خدمت یہی سلسلہ کی نہ ہوئی ہوتی تو یہ کیا
کم نشان تھا کہ آپ آیۃ اللہ ہیں۔ اور آیۃ اللہ کا منکر یا
مکذب کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا وجود مجسم چیز ایک پیشگوئی
کے ماتحت حجۃ اللہ اور برہان ہے۔ اسی طرح آپ کے عظیم
الشان کاموں کی بنیاد بھی پیشگوئیوں ہی کے ذریعہ رکھی گئی
ان پیشگوئیوں کو پڑھ کر جنکا ذکر میں ابھی کروں گا معلوم
ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ کوئی وقت آئیگا جو اس
قسم کے سوالات ہوں گے کہ محمود نے کیا کیا؟ اس
لیے قبل از وقت اس کے شاندار کاموں کی طرف
اشارہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور و مرسل
حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ

اس کیساتھ فضل ہے کہ جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا

پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل
رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اسکا محمود۔ اور تیسرا نام اس
کا بشیر ثانی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر
ظاہر کیا گیا۔ (سبز اشتہار صفحہ ۲۱)

مصلح موعود جیسکو قرار دیا گیا ہو۔ جسکی آمد فضل کو لیکر
آنے والی ہو۔ اس کی شان اور اس کا کام اس سے معلوم
ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے ذریعہ ایک قوم کی
اصلاح کا ارادہ کیا ہے اور یہ واقعات بتائیں گے۔
کہ اس نوجوان نے اصلاح قوم کا کیا کام کیا ہے؟ یہ
عجیب بات ہے کہ حضرت محمود کے کاموں میں اصلاح
ہی کا اثر پایا جاتا ہے وہ کام اپنے اندر تاسیسی رنگ
نہیں رکھتے اور یہ ہے بھی بحکم اکملت لکم دینکم
کے بعد تاسیسی رنگ ہو بھی نہیں سکتا۔ ہاں اصلاح و تجدید
ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس نوجوان کے کاموں میں نمایاں طور پر
نظر آتی ہے۔

پھر اسی سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود نے اس وقت
جبکہ ابھی سلسلہ کا بنیادی پتھر نہیں رکھا گیا تھا (بلکہ یہ کہنا
چاہیئے کہ اسی اشتہار کے ساتھ سلسلہ کی بنیاد رکھی گئی) صاف
طور پر لکھا کہ۔

دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا اُن کی اقتدا ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔

سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی
اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آجاویں پس اس نے قسم اول کے

از ال رحمت نے بشیر اول اور اصحابین کا سامان موعود کیلئے تیار کر کے
بغایت شیریت کا علم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کیلئے جو اسکی موت کے غم
میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کے ہو کر خدا تعالےٰ کیطرف سے ان کا
شفیع ٹھیرا گیا اور اندرونی اور بیرونی برکتیں ان کو پہنچا گیا اور یہ بات
کھلی کھلی الہام الٰہی نے ظاہر کر دی کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بیشک نہیں
آیا تھا۔ بلکہ اسکی موت ان سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہو گی جنہوں نے
محض للہ اسکی موت سے غم کیا اور اس تجلی کی برداشت کر گئے کہ
وہ اسکی موت سے ظہور میں آیا غرض بشیر ہزاروں صابرین و صادقین
کیلئے ایک شفیع کیطرح پیدا ہوا تھا اور اس پاک آنیوالے اور آپ
جانیوالے کی موت ان سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گئی اور
دوسری قسم رحمت کی جو الہی ہمنے بیان کی ہے اسکی تکمیل کے لئے
خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجیگا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰
جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی تھی
اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا
جائیگا جسکا نام محمود بھی ہے اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔
(سبز اشتہار صفحہ ۱۴)

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالےٰ کے اعلام و الہام کے ماتحت جب
اسکی بنیاد رکھی اسوقت یہ اعلان ہی کر دیا تھا کہ اولوالعزم محمود کی پیدائش
انزال رحمت کا ذریعہ ہو گی اور اسکی آمد ارسال مرسلین و نبیین و
ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا انکی اقتدا اور ہدایت سے دین راہ
راست پر آجاویں۔ پس اسکا وجود محض ایک آیت ہی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ
نے اُسے اس رنگ میں بھیجا ہے۔ جس رنگ میں اللہ تعالےٰ نے نبی اور خلیفہ
آنے میں کہ انکی اقتدا کی جاوے۔ میرے الفاظ نہیں میرے خیالات کا
نتیجہ نہیں اللہ تعالےٰ نے اس شخص پر جو تمہارا امام مسیح اور مہدی
تھا یہی ظاہر کیا اور اب اس آنیوالے کا نام محمود اور اولوالعزم رکھا۔ تو سخت
آسمانی ہے کسی ہاتھ اور قلم کی طاقت نہیں کہ اسے مٹا سکے پس جبکہ
ابھی محمود پیدا نہ ہوا تھا خدا تعالےٰ نے اسکے متعلق جو کلام میں
ظاہر کیا کہ وہ اولوالعزم صاحب اصلاح اور ہدایت کا وقت ہو گا
تو اب کون ہے جو اس نوشتہ کو بدل دے وہ آیہ و اولیاء اور
خلفاء کی فطرت لیکر آیا ہے اصلاح کے لئے آیا ہے اسی سے
اس کے کام کا اندازہ ہو سکتا ہے یہانتک تو حسن ظن سے کام لینے
والوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے وہ جو خدا کے مسیح اور مہدی پر ایمان
لائے اور ان نشانات اور آیات کے سامنے سر جھکاتے ہیں جو
اس برگزیدہ پر ظاہر ہوئیں اگر کوئی کام اولوالعزم محمود سے ظاہر نہ ہوتا
ہوتا تو یہی خدا تعالےٰ کا یہ کلام ہمارے لئے مفید ہو سکتا تھا
مگر یہ عجیب بات ہے کہ واقعات بھی اس کے موید ہیں۔ ان عظیم الشان
کاموں میں سے جو حضرت اولوالعزم نے احیاء و قیام دین کے لئے
میں سب سے پہلے یہ بتلانا چاہتا ہوں

کہ وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے زندہ کرنیوالے ہیں

اگرچہ تاریخی ترتیب کے لحاظ سے مجھے آپ کے اس کام پر
دوسرے نمبر میں بحث کرنی چاہیئے تھی۔ اور پہلے نمبر پر انجمن
تشحیذ الاذہان کا ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ مگر میں تاریخی ترتیب کا لحاظ
نہ کر کے سب سے اول مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق بحث
کرنا چاہتا ہوں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے احیاء اور قیام کا موجب
حضرت مرزا محمود احمد صاحب ہیں یہ بے انصافی ہو گی اگر میں

تاریخی امر کو چھوڑ دینا ہو گا۔ اگر میں یہ ظاہر نہ کروں کہ
مدرسہ تعلیم الاسلام کے اجراء و قیام کے حضرت خلیفۃ المسیح
محرک تھے۔ اور اس لحاظ سے اگر انہیں اس مدرسہ کا موسس
کہا جاوے تو بالکل جائز اور درست ہے اور جب مدرسہ
تعلیم الاسلام کے متعلق وہ عظیم الشان اور حیرت انگیز انقلاب
ہونے والا تھا۔ اس وقت ہی حضرت خلیفۃ المسیح پہلا شخص
تھا جسنے مدرسہ کے بقاء کے لئے زبان کو جنبش دی۔ اس خواہش
کو پورا کرنے میں سرگرم اور اکیلا مویدی نوجوان تھا۔ جس
کے متعلق آج کہا جاتا ہے کہ اس نے کیا خدمت کی؟

مدرسہ تعلیم الاسلام سے نکلنے والی نسلیں کبھی اس آدمی کو الفت
کے احسانات کے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہیں۔ جس نے اس
مدرسہ کو از سر نو زندہ کیا ورنہ وہ ساعت ایسی تھی۔ کہ
قوم کے چھوٹے اور بڑے یہانتک کہ خود حضرت مسیح موعود
علیہ السلام بھی اپنی رائے اس مدرسہ کو ایک خالص
دینی مدرسہ کی صورت میں بدل دینے پر متفق ہو گئے تھے
بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو ان حالات کا پورا علم نہیں ہے
اسلئے جب تک ان تاریخی واقعات اور حالات میں سے
وہ گذر نہ جائیں۔ اس کام کی اہمیت اور عظمت کا پتہ نہیں
لگ سکتا۔ اسلئے بہتر ہو گا کہ میں ان ایام کے حالات سے
ناظرین کو آگاہ کروں اور بھولی ہوئی باتیں انہیں یاد دلاؤں
ان حالات کو پڑھ لینے کے بعد ناظرین کو معلوم ہو گا کہ
اس وقت مدرسہ تعلیم الاسلام کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور
تمام بزرگان قوم بجز حضرت خلیفۃ المسیح کے اور حضرت
صاحبزادہ صاحب مرزا محمود احمد کے اس بات پر
تلے ہوئے تھے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو بند کر دیں۔
اسے بالکل غیر ضروری غیر مفید اغراض سلسلہ کے
لئے بے تعلق سمجھ لیا گیا تھا۔ اس حالت میں اس بچہ
نے (جو ان ایام میں بچہ ہی تھا) اپنے نازک ہاتھوں
کو اس انسٹیٹیوشن کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کے بچانے کے
لئے حرکت دی۔ اس کی آنکھوں نے اس وقت وہ
دیکھا جو ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ جن لوگوں کے ہاتھوں
میں تدبر و انتظام کی باگ تھی وہ اس نتیجہ پر متفق ہو چکے
تھے کہ مدرسہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن آج اسی مدرسہ
کے تعلیم یافتہ لنڈن۔ مصر میں تبلیغ و تعلیم کے لئے
جا رہے ہیں۔ پس مدرسہ کی اس ذریت پر خلیفۃ
المسیح کے بعد اگر کسی وجود کا احسان ہے تو

وہ صاحبزادہ محمود احمد ہے

آئندہ نمبر میں انشاء اللہ تعالےٰ میں وہ حالات دکھاؤنگا
جن میں اس وقت مدرسہ گذر رہا ہے۔

سولہواں پارہ جس میں سورۃ مریم اور سورۃ طٰہٰ کی
لطیف تفسیر ہے۔ اللہ تعالےٰ کے
فضل و کرم سے شائع ہو گیا ہے۔ یہ پارہ سوا سو صفحہ کا ہے
عہ دفتر الحکم قادیان سے منگوائیں۔

کارخانہ امرت دھارا کیواسطے امرت دھارا بلڈنگس میں یکم ستمبر ۱۹۱۳ء سے

خاص ڈاک خانہ بنام امرت دھارا پوسٹ آفس کھل گیا ہے

اس کے لئے جتنی خوشی ہو کم ہے۔ مسرت کا اظہار نہیں ہو سکتی ہے محتاج بیان نہیں ہے شاید یہ سب سے پہلی مثال ہے جو کہ کسی ادویات کے کارخانہ کو نصیب ہوئی ہے۔ کہ اس کا ڈاکخانہ اس کے نام سے ہو۔ شکر ہے اس دیالو پرماتما کا جس نے مجھے ایک ایسی دوائی کی ایجاد کیواسطے انتخاب کیا کہ جس نے اسقدر نام پایا ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر ہے اور جس کیلئے ۱۰ ہزار سے زیادہ سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ جبکہ برخلاف طوفان بے تمیزی برپا ہونے پر بھی اسکی عزت بڑھتی جاتی ہے اور جس کیواسطے ایک خاص ڈاک خانہ کی بھی ضرورت ہوئی ہے۔

اس خوشی میں ہم اپنے گراہکوں کو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں

بات تو واقعی ایسی ہے کہ نصف قیمت کی رعایت کیا دے۔ مگر ایک بڑا آدمی قیمت کی اپنی ادویات میں رعایت کی تھی تو ہم نے اس کے ساتھ آخری کا لفظ لکھ دیا تھا۔ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مجھے کمپنیوں کی طرح ہر بار آخری لکھکر پھر بھی رعایتیں کرتے رہنا بھلا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ اسواسطے معافی چاہتے ہوئے۔

اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک امرت دھارا اور امرت دھارا ووڈین اپکار کو اور شدھالیہ کی تمام دیگر ادویات و کتب پر ۲۵ فیصدی رعایت

ہوگی یعنی ۳/۴ قیمت پر ملینگی جنکے پاس ہو مکمل فہرست کے واسطے ابھی لکھدیں

خط آپ کو ۲۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر کے درمیان ڈالنا ہے۔ چاہے ہم کو کسی تاریخ کو ملے۔ اس کے پہلے یا بعد کے خطوط پر کوئی رعایت نہیں ہوگی۔ ان لوگوں کے لئے جنکی کہ ادویات رعایت بغیر بکتی ہی نہیں رعایت کرنا بڑے نقصان کی بات ہے مگر یقین جانئے کہ ہم رعایت کو اصولاً بُرا سمجھتے ہیں ہم اس میں نقصان سمجھتے ہیں۔ بات تو اصل یہی ہے کہ ہم آپ کو بھی اس خوشی میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

پس ابھی کارڈ ڈال دیجئے اور فہرست کو دیکھکر جو چیز ضرورت ہو اس کیواسطے ۲۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء کے درمیان ضرور خط ڈالدیں

ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر دیش اپکار ایجنٹ کارخانہ امرت دھارا امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

مفت

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھ کر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں۔ آپ ان کو دیکھ کر خوش ہوں گے

رسالہ امرت جس کے اندر دنیا کی نئی ایجاد تقریباً امراض کا ایک ہی علاج مشہور معروف اور عجیب دوائی

رجسٹرڈ رجسٹرڈ

"امرتدھارا"

جو سرکاری رجسٹرڈ میں ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کر سکتی ہے دیکھ کر پڑھ۔ امرت دھارا گا سوائے پنڈت جی کے دنیا میں کوئی نہیں جانتا

رسالہ امراض مخصوصہ مردان } مردوں کی مخفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج اجمال کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھ کر گھبرا کر لے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے یہ چالیس صفحہ کا رسالہ ہی مشہور ہے

فہرست ادویات دیش ایکارک و امرت دھارا ادشد مالیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور انکے صرف ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی دنود پنڈت شنکر دت شرما دید موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو ہندی دیش ایکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش ایکارک } اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے۔ ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اسکے ہفتہ وار نہیں ہے جبکہ ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بنجاتے ہیں نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ سے ششماہی پیشگی ۱۲ ہندی کی سالانہ قیمت ہے۔

نوٹ ایجنٹ بننے میں بڑا فایدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں۔

خط و کتابت تار کا پتہ اتنا کافی ہے (امرت دھارا لاہور (پنجاب ۵۲)

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی اور اکثر مریضوں کی زبانی آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام اشتہار سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں۔ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں کوئی دھوکا ہے۔

معجون طلسمی } قوائے تناسل کی وجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل دور ہو رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاء اللہ مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے قیمت فیکس عہ

طلاء طلسمی

پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلاء سے فایدہ اٹھائیں انشاء اللہ اس کو مفید پائیں گے

سرمہ سلیمانی آنکھ کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانے والا قیمت فیکس ۱ ر

رسلوں دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فیکس ۱ ر

حکیم سردار حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلڈنگ ضلع دہلی

بچوں کی تندرستی

والدین کے لئے ہمیشہ گہرے تعلق خاطر کا سبب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو اور بھوک ٹھک گئی ہو تو اس کو **دوڑا اسکاٹس ایملشن** دینا چاہیئے۔

اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔

استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ماتھہ سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس

لنڈن لنڈن لنڈن

کھجلانے سے آرام کرنا بہتر ہے

داد کا مرہم

اس کے لگانے سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی لیکن مرہم کے لگانے سے کھجلی دور ہو جاتی ہے دو تین مراتب کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے۔ جب دوا سے فایدہ نہ ہو۔ تو اس کی آزمایش کیجئے۔ دیکھئے مہاراجہ صاحب کیا لکھتے ہیں۔ مہاراجہ کمار شریمان نیکر دلیپور سنگھ شنکر پور ضلع بھاگل پور سے لکھتے ہیں:۔

کہ یہ دوسرا اتفاق ہے کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر کیا جس سے میں نے ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ر محصول ڈاک ۶ ڈبیہ تک ۱۲ر ۱۲ ڈبیہ ۶ر

گلکرسٹ کے برمن نارائن دت نمبر ۵۵ اسٹریٹ کلکتہ

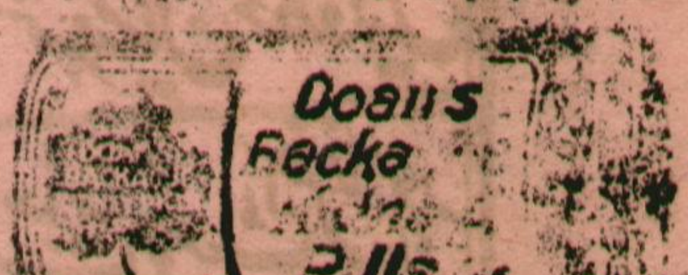

دارالکتب رفیق الاطبا کی خاص اور مشہور طبی کتابیں

فہرست

صرف ایکماہ کیلئے غیر معمولی رعایت

اگر کوئی کتاب خلاف اشتہار ناپسند یا گراں معلوم دے۔ تو ایکہفتہ میں واپس کر سکتے ہیں

صرف ایکماہ کیلئے غیر معمولی رعایت

رموز الاطبا

طبع ثانی

صدری مجربات کا نایاب ذخیرہ

ایک سو ساٹھ طبی خاندانوں کی کمائی

مایوس اور مزمن امراض کے صحیح مجربات

اس ۹۱۴ صفحہ اور ۱۹ اف ٹون تصاویر والی ضخیم کتاب میں ہندوستان کے موجودہ اور زندہ اطبا میں سے ۱۶۰ کے قریب اطبا کے مختصر حالاتِ زندگی مذکور ہونے کے سوائے ان کے ذاتی اور خاندانی سینہ کے مجربات درج ہیں جنکی تعداد ۱۹۰۰ کے قریب ہے۔ اور جنکے صحیح ہونیکی نسبت اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ گذشتہ ۹ ماہ کے عرصہ میں (جب سے کہ اس کا پہلا ایڈیشن نکلا ہے) ناظرین کتاب کی طرف سے اسکے

۲۰۰ سے زائد نسخہ جات کے درست ہونیکی تصدیق دفتر دارالکتب میں پہنچ چکی ہے جنکی فہرست شامل کتاب ہذا ہے۔ اور جو دارالکتب کے آرگن رفیق الاطبا میں تصدیق کنندہ اصحاب کے نامہ کے ساتھ سلسلہ وار شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ وہ مجربات ہیں جن مجربات کو اس سے پہلے اپنے بعض ہمران خاندان کے سوائے کسی دوسرے پر ظاہر کیا جانا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ وہ اب اس کتاب میں جمع ہو گئے ہیں۔ اگرچہ رفیق الاطبا جناب حکیم مولوی محمد فیروز الدین صاحب ایچ پی۔ ایل۔ ایل ایڈیٹر رفیق الاطبا و مؤلف رموز الاطبا کا اسم گرامی ہی اس کتاب کے بہترین کتاب ہونے کے لئے کافی ضمانت ہو سکتا ہے تاہم مزید اطمینان کے لئے چار معززین اطبا کی مکمل مایئں لکھا۔ ۱۰۰ کے قریب معززین کی رایوں کا خلاصہ اس فہرست کے چوتھے صفحہ پر دیدیا گیا ہے۔ انہیں ملاحظہ فرماویں۔

قریباً ہر متشکل و مایوس اور کثیر الوقوع مرض کے متعلق مجربات خاصہ

اس کتاب میں موجود ہیں۔ سہولت تلاش کے لئے کتاب سے پہلے ہر مرض کے پیچھے اس کے نسخہ جات کے نمبر دیدیئے گئے ہیں۔ ضروری اور قابل توضیح الفاظ و اصطلاحات کی تشریح بطور ضمیمہ لگا دیگئی ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں فاضل مؤلف کو اپنے دوستانہ تعلقات اور رفیق الاطبا کے آرگن کا کام لینے کے سوائے تین چار سال تک بے گنت پیدل اور سواری کے سفر کرنے پڑے ہیں۔ اور بے انتہا روپیہ صرف کرنے کے علاوہ طبیعت سے جھگڑنے اور بحث مباحثے سے کام لینا پڑا ہے۔

حجم کتاب ۹۱۴ صفحہ ۱۹ اف ٹون تصاویر۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ قیمت اصلی فی جلد (صرف) روپیہ (عہ) ۔ مجلد رعایتی (صرف) روپیہ۔ جلد تمام ولایتی کپڑے کی بندھ اور پشت پر سنہری حروف میں کتاب کا نام جو ولایتی جلدوں سے بہتی جلتی ہے۔

جن اطبا کی اس کتاب میں تصدیق شدہ مجربات ہیں۔ اُن میں سے بعض کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

(۱) عمدۃ الحکما ذوق الملک بہادر جناب حکیم مولوی حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس اعظم و بانی طبی کانفرنس دہلی۔

(۲) نواب افتخار الحکما ذوق جنگ بہادر حکیم سید السلطان حسین صاحب افسر الاطبا و طبیب خاص پیشی سرکار۔ رئیس حیدرآباد دکن۔

(۳) نواب ثانی نواز جنگ خورشید الحکما حکیم مولوی خورشید علیخانصاحب رئیس حیدرآباد دکن

(۴) رئیس الاطبا جناب حکیم مولوی حاجی عبد العزیز صاحب (مرحوم) لکھنؤ

(۵) حکیم الامت جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی ثم امرتسری (خلیفۃ المسیح)

(۶) شمس الاطبا خانصاحب حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خانصاحب مصنف مخزن انگلستان و

(۷) جناب حکیم حافظ محمد عبد الحلی صاحب مالک ڈیوٹی فارمیسی چوری ٹیبل رئیس لکھنؤ

(۸) جناب نواب حکیم مولوی حامی الدین احمد صاحب رئیس مراد آباد۔

(۹) جناب حکیم مولوی احمد الدین صاحب شائق موجز رئیس لاہور

(۱۰) جناب حکیم مولوی سید احمد حسین صاحب رئیس الہ آباد۔

(۱۱) ابو الحسنات جناب حکیم مولوی قاضی محمد حسن صاحب وقار الملک رئیس حیدرآباد دکن

(۱۲) جناب حکیم مولوی برکات احمد صاحب طبیب خاص۔ ریاست ٹونک

(۱۳) جناب حکیم مولوی سید غلام حسنین صاحب کنتوری مرحوم فاروقی (ابو علی) دہلی رئیس

(۱۴) جناب حکیم مولوی حاجی سید محمد زید احسن صاحب مرحوم افسر الاطبا ریاست بھوپال

(۱۵) جناب دیوان ان سنگھ صاحب سکریٹری آل انڈیا ویدک ایڈیونالی سوسائٹی دہلی

(۱۶) جناب پنڈت گنگا بشن صاحب شاستری ویدرتن پروفیسر سنسکرت ویدک صنفانی ہندو کالج لاہور

(۱۷) جناب حکیم مولوی سید عبد الحی صاحب مہتمم دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ۔

(۱۸) جناب حکیم سید ابو علی نصر اللہ صاحب عرف بڑے حکیم صاحب رئیس نیلم آباد۔

(۱۹) جناب حکیم سید اکبر علی خانصاحب طبیب خاص ریاست ہے پور۔

(۲۰) جناب حکیم مولوی سید شاہ محمد صاحب فردوسی۔ رئیس گیا۔

(۲۱) جناب حکیم مولوی مظہر حسین صاحب طبیب خاص بنارس

(۲۲) جناب حکیم محمد نیز الدین صاحب ایڈیٹر رفیق الاطبا و مؤلفات کتاب ہذا

پتہ: مینیجر دارالکتب رفیق الاطبا و رسالہ رفیق الاطبا لاہور موچی دروازہ

چند نادر الوجود طبی و کیمیاوی کتابیں

دوا الغربا یا قرابادین ڈاکٹری (جدید)

مؤلفہ رفیق الاطبا حکیم محمد فیروز الدین آیچ۔ پی۔ ایل۔ ایل۔ آئی ایڈیٹر رفیق الاطبا بمد ڈاکٹر صاحبان

یورپ اور امریکہ کے سرکاری اور غیر سرکاری گورنمنٹ کے مستند اور خاص خاص ڈاکٹروں کے ذاتی مجربہ و مجربہ نسخہ جات میں سے بہترین اور مفید ترین نسخہ جات کا یہ مجموعہ ہے جسمیں سر سے لیکر پاؤں تک کے کل امراض کے ترتیب وار مستند و مرکبات درج ہیں۔ یہ نسخہ جات دس بارہ مشہور و مستند ڈاکٹری کتابوں کے قریباً دس ہزار نسخہ جات میں منتخب کئے گئے ہیں۔ جو اندازاً دو ہزار کے قریب ہونگے۔ یہ کتاب دو ڈاکٹروں کے مشورہ اور محنت سے مرتب ہوئی ہے اسمیں دو کے قریب وہ نسخہ جات ہیں۔ جو اسوقت یورپ میں پیٹنٹ (رجسٹری) ہو کر اشتہارات کے ذریعہ بک رہے ہیں۔ اس کتاب کے ساتھ ایک ضمیمہ لگایا گیا ہے۔ جسمیں ادویہ کے انگریزی اور اردو نام کی تطبیق کیگئی ہے اس کی تیاری میں سینکڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اور خاص اہتمام سے تیار کیگئی ہے۔ منتخب انگریزی نسخہ جات کا اتنا بڑا مجموعہ اردو تو کیا انگریزی میں بھی اس سے پہلے ایک کتاب کی صورت میں مجتمع نہیں ہوا ہے۔ کتاب (۵۵۰) صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت (بے) رعایتی (عہ) +

Digitized by Khilafat Library

اکسیر ایمان

مصنفہ و مؤلفہ جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب آیچ۔ پی۔ ایل۔ ایل۔ اس کتاب میں موجودہ زمانہ کیضرورت کے مطابق تمام امراض کا جو آجکل خصوصاً نوجوانوں میں پائی جاتی ہیں۔ بالوضاحت تذکرہ۔ ان کا طریق پیدائش۔ اسباب اور انکے شروع سے تا زمانہ ترقی شناخت یعنی تشخیص اور جزوی و کلی طور پر مستند اور مجرب علاج اس وضاحت اور تحقیق سے لکھا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس قسم کے امراض کے علاج میں جو رموز ہیں اور جو عام طور پر نہ کتابوں میں پائے جاتے ہیں اور نہ استادان کو ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اور اس واسطے یہ امراض لاعلاج یا بہت کم علاج پذیر ہو جاتے ہیں۔ جریان کی حقیقت۔ جریان کی تعریف اسباب جریان۔ جریان کی علامات۔ جریان کا انجام نیک و بد۔ قلق۔ اقلام۔ سرعت۔ احتلام۔ رقت منی۔ اور انکے اسباب اور علاج اس وضاحت سے لکھا ہے۔ اور ایسا مدلل لکھا ہے۔ کہ اگر ناظرین مش عش نہ کر اٹھیں تو ہم ذمہ دار ہیں۔ نیز ڈاکٹری کا مجموعہ ہے۔ قریباً (۳۰۰) نسخہ جات ہونگے۔ حجم ۲۵۰ صفحہ تقطیع ۲۲×۱۸ قیمت فی جلد عہ۔ رعایتی ۱۲ر +

ایک مجہول الاسم کتاب کا ترجمہ

جو فی الحقیقت فارسی اور پشتو زبان سے مخلوط بیاض تھی جو اتفاق سے ملگئی تھی اسکے بعض نسخہ جات کا تجربہ کیا گیا تھا۔ جو صحیح نکلے۔ اس لئے اس کے بعض معتبر اور معقول نسخہ جات اکسیر و حلان و کشتہ جات وغیرہ کا جناب حکیم صاحب نے ترجمہ کیا۔ اسمیں عجیب و غریب اکسیری نسخہ جات ہیں۔ اور قابل دید ہے۔ دوسرا ایڈیشن قیمت ۸ر۔ رعایتی ۱۴ر +

مجمع التجربات

حکیم سید فضل طبیب خاص شاہ اکبر کے خاص تجربات ہیں جن کو انہوں نے خود ایک بیاض میں تحریر فرمایا تھا۔ اور جو اب اردو میں ترجمہ کے گئے ہیں۔

حجم ۱۰۰ صفحہ۔ قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۶ر +

ذخیرہ سکندر ذوالقرنین

(ترجمہ اردو) صنعت۔ شعبدات اور نجومی اثرات کے تذکرہ میں ایک عجیب کتاب ہے۔ جو اول یونانی زبان سے عربی میں۔ پھر عربی سے فارسی میں اور اب فارسی سے اردو زبان میں کیگئی ہے۔ اور جو ایک خاص شہرت رکھنے والی کتاب ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر +

عین الادویہ

آنکھ کے نوائد پر ایک مفصل کتاب ہے جسمیں اسکی ہر شے سے مختلف بیماریوں کا علاج لکھا گیا ہے۔ اور اس کے اجزا سے ہر دھات۔ اُپدھات اور پتھروں کا متعلقہ طریق سے کشتہ کرنیکی ترکیب لکھی ہیں جنمیں سے اکثر مولف کی مجربہ ہیں۔ نہایت اچھا رسالہ ہے

حجم ۸۰ صفحہ قیمت ۱۲ رعایتی ۶ر +

رسالہ چیچک

جسمیں حکیم محمد صنیع صاحب ہروی نے نہایت تفصیل سے چیچک کی پیدائش۔ اسباب۔ علامات صنایع و بدا اقسام علاج اس سے محفوظ رہنا ہے۔ اور ہونے پر دیگر اعضا کو محفوظ رکھنا اور علاج ہر قسم کا مجرب لکھا ہے۔ حجم ۵۶ صفحہ قیمت ۴ر۔ رعایتی صرف ۲ر +

مہرہ مار

اس کتاب میں ہر ایک قسم کے سانپ کے زہر کے دفعیہ کیلئے بہت سے سہل الحصول نسخہ جات کا ذکر ہے۔ اور عجیب عجیب ترکیبیں سانپ کے زہر دور کرنے کی درج کیگئی ہیں۔ جو گیوں۔ سپیرا سیوں کے اعمال اور اکثر خاص ترکیب علاج کی ہیں جنمیں کیگئی ہے۔ اکثر نسخہ جات ایسے سہل ہیں کہ ہر شخص۔ مثلاً جنگل نمیں رہنے والے بھی اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۳ر۔ رعایتی ۱ر +

دوا الہند یا قرابادین ویدک

مولفہ رفیق الاطبا حکیم محمد فیروز الدین آیچ۔ پی۔ ایل۔ ایل۔ آئی ایڈیٹر رفیق الاطبا بامداد عاوید صاحبان

ویدک مرکبات کے مفید ہونے کو نہ صرف مسلمانوں ہی نے تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اہل یورپ کی تصانیف بھی اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں بخصوصاً اسکے مرکبات کا وہ حصہ جو رسون کے نام سے موسوم ہے۔ بہت ہی وسیع زود اثر اور مفید ہے اگرچہ اسلامی تصانیف طبیہ میں اکثر ویدک نسخہ جات شامل ہیں مگر رسون کی ترکیب نے آج تک سنسکرت یا ہندی زبان کے سوائے کسی دوسری زبان کا لباس نہیں پہنا۔ اس قرابادین میں رسون کیطرف خصوصیت سے توجہ کیگئی ہے تمام کتاب کا قریباً ۳/۴ حصہ رسون اور انکے متعلقات کے متعلق ہی ہے۔ اس حیثیت سے یہ ایسی اہم کتاب ہے کہ کسی طبیب یا ویدک کی لائبریری اس سے خالی نہیں ہونی چاہئے۔ اسکی ترکیب کیلئے کئی ایک ویدوں کو تلخیص دیکھنی ہے اور بہت سی کتابوں کے تراجم کرانے کی ضرورت ہوئی ہے۔ کئی بار کے مسودات ردی اور مشکوک یا غلط ثابت ہوئے ہیں۔ اسلئے اس پر سینکڑوں روپیہ خرچ ہو گئے ہیں۔ اس کتاب میں اندازاً ڈیڑھ بارہ سو کے قریب نسخہ جات ہیں۔ ۲/۳ رسون کے اور باقی عام مرکبات کے۔ چونکہ رسون میں کشتہ جات ڈالے جاتے ہیں۔ اس لئے ہر دھات اُپدھات۔ پتھر وغیرہ کے متعدد کشتہ جات بھی اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ پارہ کی طویل بحث بطور تمہید ہے۔ (غیبکہ طبی دنیا میں یہ پہلی کتاب ہے۔ جو ویدک مرکبات کو اردو زبان میں لاتی ہے) حجم قریباً (۴۵۰) صفحہ قیمت (بے) رعایتی (عہ/۱۲) +

معدن الاکسیر یا رسالہ کشتہ جات

مؤلفہ جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب بی۔ پی۔ ایل۔ ایل۔ اسمیں ان اصحاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جنکا جاننا کشتہ جات کے بنانے کے لئے ضروری ہے اور ہر ایک کے بشمار کشتہ جات کو اسمیں جمع کیا گیا ہے۔ جو تعداد میں ۳۰۰ کے قریب ہیں۔ سب سے پہلے کشتہ جات کے مفید ہونیکو بدلائل ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کے معقول جواب دیئے ہیں۔ کشتہ جات کی پہچان کے علامات اور انکے خام ہونیکے نشانات۔ کشتہ تیار کرنے اور استعمال کرنے کی شرائط۔ پٹ جنتر وغیرہ آگ دینے کے طریق۔ کل حکمت کیروتی کرنے کے ڈھنگ انکے متعلقہ وضع۔ ضروری دھاتوں اُپدھاتوں کو صاف کرنیکے مختلف طریق اور ہر دھات یا اُپدھات وغیرہ کے کشتہ جات کی تراکیب لکھنے سے پہلے ان کے عام خواص اور پھر ہر ایک ترکیب کشتہ کے خواص اور ترکیب استعمال سب لکھے ہیں آخیر میں دھاتوں اور اپدھاتوں وغیرہ کے اصطلاحی نام جمع کر دیئے ہیں۔ اور ان بوٹیوں کا حلیہ بھی لکھدیا ہے۔ جنکا ذکر اثنائے کتاب میں آیا ہے۔ ہر دھات اور اپدھات اور اجسام کے کشتہ کرنیکی بہت سی تراکیب لکھی ہیں جنمیں سے اکثر سہل ہیں اور اکثر مشکل بھی۔ گویا ہر مذاق کا سامان جمع کر دیا ہے۔ اور کوئی پہلو نہیں چھوڑا۔ بہت سے حکیم صاحب کے اپنے ذاتی تجربات ہیں اور اکثر حکیم صاحب کے اپنے خاندان کے۔ باقی مستند حکما کی بیاضوں سے لئے گئے ہیں۔ غرضیکہ یہ نوع کتاب کے مفید بنانیمیں کوشش کی گئی ہے جسکے پاس یہ کتاب ہوگی اسے یقیناً کسی اور کتاب سے کوئی کشتہ دیکھنا یا کسی سے دریافت کرنا پڑیگا۔ ہر حکیم کا کتبخانہ اس سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔ حجم ۴۰۰ صفحہ تقطیع ۲۲×۱۸ قیمت فی جلد عہ۔ رعایتی ۱۲ر +

خزینۃ التجربات جلد اول و دوم

بابو غلام نبی اینڈ سنز سفری ڈپو کتب خانہ لاہور طب و کیمیاوی معلومات کی حیثیت سے عام طور پر مشہور آدمی ہیں۔ طب کا کوئی رسالہ یا اخبار ایسا نہ ہوگا جسمیں آجتک آپکے خصوصاً کیمیاوی مضامین و تجربات شائع نہ ہوئے ہوں۔ آپ کو بچپن ہی سے طب کیمیا صنعت حرفت اور شعبدات کی کتابیں دیکھنے ان پر مضامین لکھنے اور پھر انکے اعمال کو تجربہ کرنیکا خاص شوق رہا ہے۔ ان چہار امور پر آپنے بہتیری کتابیں لکھی ہیں۔ جو عوام میں مقبول ہو چکی ہیں۔ اب خاص طور پر مجربہ کرنے جانے کے بعد آپنے ان تمام نسخہ جات کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔ جنکا آجتک آپنے تجربہ کیا اور آپکے تجربہ میں مفید و صحیح ثابت ہوئے۔ والکتب رفیق الاطبا نے آپکی اس کتاب کو معقول معاوضہ پر خریدا ہے۔ اور دو حصوں میں شائع کیا ہے۔

حصہ اول طب اور کیمیا کے متعلق آپکے تجربات ہیں۔ جسمیں ہر قسم کے نسخہ جات کشتہ جات وغیرہ درج ہیں اس حصہ کا حجم ۲۰۰ صفحہ ہے قیمت عہ/۱۲ رعایتی ۱۰ر

حصہ دوم میں صنعت حرفت اور شعبدات کی تراکیب ہیں۔ اسکا حجم ۱۰۰ صفحہ سے زائد ہے۔ قیمت عہ/۱۲ رعایتی ۸ر +

ترویج الارواح معروف بہ حل قانونچہ

استاد الاطبا حکیم احمد الدین صاحب شاہجہانپوری مؤلف و مصنف کتب طبیہ نے قانونچہ کا عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ ضروری تشریح بھی کر دی ہے۔ جن مرکبات کا اصل کتاب میں ذکر نہ تھا۔ اور انکے نسخے نہیں لکھے تھے۔ وہ سب آخیر میں ضمیمہ کے طور پر درج کر دیئے ہیں۔ اسکو حفظ ناک کے علاج وغیرہ میں مدلل مسلم طریق ہے۔ قیمت ۶ر۔ رعایتی ۳ر +

الجواہر

کتاب مذکور حکیم شمس الدین محمد فیلسوف مغربی کی تصنیف فن جواہرات سازی اور سینکڑوں اعلیٰ صنعت و حرفت کے بنانیمیں کمال کیا ہے۔ کہ یاقوت چھوٹے چھوٹے جواہرات اصلی سے بہ ترکیب حکیمانہ اور بڑے قیمتی جواہر بنائے ہیں ایسے اجزا سے جنکا مادہ واحد ہی ترکیبیں بہت مختصر اور آسان بازاری اجزا کی ہیں۔ ہر قسم کے قیمتی جواہر بنانا معہ انکے خواص کے اسمیں مرقوم ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم صنعت و حرفت کے ضروری مسائل مندرج ہیں۔ اکثر اشیاء کے خواص اور کشتہ بھی لکھے ہیں۔ اور عجیب عجیب کشتہ جات ہیں۔ قیمت عہ/۱۲ رعایتی ۸ر +

چند نادر الوجود طبی اور کیمیاوی کتابیں

الکیمیا

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم اور حضرت مولانا شیخ شہاب الدین سہروردی کے سلسلہ نائب سلطان التارکین حضرت مولانا قاضی شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ اور انکے یاران طریقت حضرت شیخ سلیمان منڈوی (۲) حضرت سید میران ہاشم بخاری (۳) حضرت سید میراں ملیح ابوہری (۴) حضرت شیخ نصیر الدین نارنولی (۵) حضرت محمد صادق ملتانی رحمۃ اللہ علیہم اور گورو گورکھنا تھ جوگی۔ (جنکا اسلامی نام بعد میں حضرت سعادتمند ہوا) جیسے شہوۂ الفہم والصنعت بندگوں نے اس خیال سے کہ اہل اللہ کو حصول اتغنا کیغرض سے جو وقت تلاش اکسیر میں صرف کرنا پڑتا ہے وہ اسے دیگر مفید مشاغل میں صرف کریں۔ اکسیر کی تلاش سے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ مولانا ناصر الدین محمود شاہ دہلی کے زمانہ میں اپنے اپنے تجربات متعلقہ صنعت (جو انہوں نے سالہا سال کی محنت اور ہر قوم کے ہنرمندوں سے حاصل کئے تھے) علیحدہ علیحدہ رسائل کیصورت میں لکھکر ایک کتاب کیصورت میں جمع کر دیئے تھے۔ جسکا نام ہفت اجناب کہا گیا جسکے اگرچہ بہت سے ترجمہ ہوئے۔ مگر مولوی حسین الدین مرحوم جونپوری نے بہت سی کتابوں سے مقابلہ کر کے جیسا اسے الکیمیا کے نام سے چھپا پاتردہ انہوں نے تہہ بک گئی اور بہت شہرت ہوئی۔ اب دوبارہ اچھے کاغذ اور خوبصورت تقطیع پر چھپی ہے جانے بجائے حاشئے اور نوٹ دیئے ہیں مشکل الفاظ کی توضیح کیگئی ہے اور بہمد لزم بہتر بنایا گیا ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحات ۲۲×۱۸ قیمت عدہ عایتی ۱۲ر +

اقلیمیا حصہ اول شرح الکیمیا

مولوی حسین الدین صاحب مرحوم نے جب الکیمیا شائع کی اور لوگوں نے آپکے کام کی قدر کی تو آپنے لوگوں کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے، ایک کمیٹی قائم کی جسکا نام کیمیکل سوسائٹی تھا اس کمیٹی کے ممبر تھوڑے ہی عرصہ میں بارہ سو کے قریب ہو گئے کمیٹی میں نسخہ جات الکیمیا کا تجربہ شروع ہو گیا۔ اور ممبروں نے بھی اپنے اپنے طور پر تجربہ کرنے شروع کر دیئے جن کا تجربہ کمیٹی میں بھجوا دیا جاتا تھا۔ تب آپنے الکیمیا (ہفت اجناب) کے سات سالوں میں سے اس سال کی جو سلطان التارکین حضرت مولانا قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے تجربات پر مشتمل تھا۔ شرح لکھنی شروع کی جسمیں کمیٹی کے اپنے اور اسکے ممبروں کے تجربات کے سوائے متقدمین کی اکسیری کتابوں تجربوں اور مقبولوں کے ذریعہ نسخہ جات مندجہ رسالہ الکیمیا کی تصدیق اور اصلاح کیگئی ہے۔ اور ہر نسخہ اور اسکے ہر عمل کو دلائل سے بھی صحیح ثابت کر کے دکھلایا گیا ہے۔ یہ اقلیمیا اسی شرح کا نام ہے۔ اسمیں ہندوستان کے بہت سے دندہ لوگوں کے تجربات درج ہیں علاوہ جناب حکیم مولوی غلام حسنین صاحب کنتوری کا بھی ایک عمل جلانی پوری تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ اور ہر اصلاحی لفظ کی پوری تشریح کیگئی ہے اصل رسالہ ۳۰ صفحات کے قریب ہوگا۔ مگر شرح ۲۴۰ صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ اس سے اسکی معقولیت کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں قیمت فیصلہ عاٹھ۔ رعایتی عذر +

اکسیر

چند آیات قرآن کریم سے علم جفر کے طریق کے ذریعہ ایک اکسیری نسخہ کا استخراج کیا گیا ہے جسمیں اس طرح کے استخراج کے اصول بھی بیان کئے گئے ہیں۔ قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۴ر رعایتی ۳ر +

علاج روحانی

مسمریزم کے ذریعہ تمام امراض کا علاج لکھا ہے۔ اور اسمیں معالج بننے کے نہایت آسان اور مفید اصول بتائے گئے ہیں۔ اور عالمانہ و عالمانہ حیثیت سے اس پر فاضلانہ بحث کیگئی ہے۔ یہ مضمون رفیق الاطبا میں چھپتا رہا ہے۔ اور اب اکثر اصحاب کے مجبور کرنے پر کتابی صورت میں لایا گیا ہے۔ جناب حکیم کریم بخش صاحب (ظفر نگر) کی تالیفات میں سے ہے۔

حجم ۱۰۰ سے زیادہ صفحات۔
قیمت ایک روپیہ دو آنہ (بمعہ رعایتی ۹ر +

العام

جو صاحب اپنے ہاں کے حکیموں۔ ویدوں۔ عطاروں۔ سوداگروں۔ رئیسوں اور ۳۰ کے قریب تنخواہ پانے والے لوگوں کے نام و پتہ لکھکر بھیجے۔ وہ ہم سے فی دو سو ناموں اور پتوں کے عوض میں ایک روپیہ کی کوئی کتاب یا دوا لے سکتا ہے +

قدیمیا حصہ دوم شرح الکیمیا

مہاتما گورو رگھناتھ صاحب جوگی بانی شہر گورکھپور بہت بڑے مشہور اچارج گذرے ہیں۔ انہوں نے اپنے عمر بھر کے تجارب کیمیاوی کو چند ساکھیوں میں ضبط کر دیا تھا۔ وہ ساکھیاں انکے شاگرد رشید عالم متبحر گورو گیان ناتھ صاحب جوگی عرف حضرت شیخ سعادتمند کو ملیں۔ جنہوں نے از سر نو ان کا تجربہ کر کے ان کے ساتھ انکی تشریح بھی لکھدی یہ ساکھیاں اور انکی شرح کتاب الکیمیا مذکور کے سات سالوں میں سے ایک سالہ ہے۔ اور قدیمیا اسکی ایک طول مفصل و بسیط شرح ہے۔ جسمیں ہر ساکھی کے نسخہ جات کے اصولوں پر علمی بحث کرنے کے علاوہ اس اصول کے دیگر نسخہ جات انکے تفاوت کو خوب وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ کتاب مذکور میں سے پہلے سیماب پر ایک مکمل مضمون ہے جسمیں ان تمام احوال کے اصول بالوضاحت بیان کئے گئے ہیں جو کہ سیماب پر کئے جا سکتے ہیں۔ اور جنکی وجہ سے ویدک علم الادویہ میں سیماب نے قدر و منزلت کیوجہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی کیمیاوی بوٹیوں کے اقسام اور انکی شناخت کے اصول بھی طرح ظاہر کر دیئے ہیں۔ اور ساکھیوں کی شرح تو ایک دریائے بے بہا ہے جو امڈا چلا آتا ہے۔ اصل سالہ ساکھیوں کا مع گورو صاحب کی شرح کے قریب ۳۰۰-۴۰۰ صفحات کے ہوگا اور شرح ۲۲×۱۸ تقطیع کے قریباً ۴۰۰ صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ اس سے اسکی وقعت معلوم کیجا سکتی ہے۔ یقینی امر ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد یقیناً کیمیائے مشرقی کی کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی ہوس نہیں رہتی۔ اسمیں ہر ایک بیان شدہ اصول یا نسخہ پوری وضاحت سے سمجھایا گیا ہے جسے ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی سمجھنے سے قاصر نہیں رہ سکتا۔ حملان کے چند اصول بھی بیان کئے گئے ہیں جنکے دیکھنے سے حملان کے عمل میں آدمی کوئی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ اطبا کیلئے یہ کتاب مفید روزگار ہے۔ کیونکہ مایوس العلاج اور نہ جانیوالی امراض کو اکسیری ادویات سے دور کرنیکی قابل قدر ترکیبیں اسمیں تالی گئی ہیں۔ حجم ۴۴۰ صفحات قیمت ۳ عایتی عہ

النجوم

سنسکرت۔ عربی اور فارسی کی زبردست مستند کتب نجوم کا انتخاب ہے۔ جسکو افضل نجوم نے مکمل کیا ہے۔ اصفہ طرز سے ترتیب دیا ہے جسے ہر شخص نہایت آسانی سے پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ جس سے صرف صاحب اچنچہ بلکہ اسکے عزیز اقارب کے حالات بھی اجمالی طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور موت کے دن اور تاریخ بھی معین کر سکتا ہے۔

علم نجوم کی فلاسفی ہیئت قدیم و جدید کا مقابلہ نیز اسکے نظام فلکی کے اختلافات۔ برجوں کی حقیقت۔ ممالک و شہر کے طلوع و غروب آفتاب میں اختلاف اور طلوع ہر ملک کا وقت معلوم کرنیکا طریقہ۔ طالع وقت کی جانچ اور عمر رفتار زائچہ و ماہ۔ برج مونگن ساعتی تسویۃ البیوت یعنی ہر خانہ زائچہ کے جرم و درجات کا استخراج موسم ماتی جلد شادی اندرونی و بیرونی تعلقات اندرونی رفتار و دبھانکالنے کے طریقے کواکب اور برج کی قوت و ضعف معلوم کرنیکے قاعدے اوقات و نفر کی تعیین کرنے کے اصلی حسابی سقطہ من خط اطول بعد سپیت برگ بہیل) اور اتحاد خمسہ (سمبندھ) کے متعاد یہ یحیی تعلقہ کا زمانہ تعین کرنے کے اصلی دشا نمری نمبسوتری دشا کے جدول اور انکے کواکب منازل و برج و بیوت و خطوط سے جوابات اور قواعد و تمثیلات اصول ریش ونی آمار اور حالات آئندہ و گذشتہ کو زائچہ سے نکالنے کے کلیات مفرد اور مقارن ستاروں کے بالتفصیل بخصوصہ لگنیت ہفتے اور خواص طالع تا بارہویں گھر کے متعلق جوگ (دلائل اور انکے وجوہ و اسباب) واقعہ ہونیکی بالتفصیل بالجملہ قرنی زائچہ سال بتانے کے سہولتے اور دیگر حالات کے استنباط کے قواعد عزیز و اقارب کی پیدائش و وفات کے سہام بنرض تعیین وقت اتقریر حل کرنے کے زائچہ بنانیکا قاعدہ اللہ نمری شاد اور مستوتری دشا کے اور ہر شاوکے۔ دہ لکھنے کے قواعد ستارنکی سعادت و نحوست کے اسباب سپیت برگ کے جوگ راجی جوگ کے اصول اور زمانہ وقوع مانقین اور انکے تاثر بہیل کے اصول ایسے اور دانوگزشتہ آئندہ کہنے کے طریقے دل راستہ بخوبی کے مقرر کرنیکا نقشہ برج حیات

رفیق الاطبا

اس معقول حجم تقطیع اور اعلیٰ و مفید ترین مضامین نسخہ جات شائع کرنیوالے اور مشہور ترین قلمی یادگار رکھنے والے نیز مریضوں کو سوالات و جوابات کے ذریعہ ہندوستان کے سمجھدار اطبا سے مفت مشورہ دلانیوالے پندرہ روزہ طبی آرگن کی نسبت ہندوستان کے اعلیٰ درجہ کے اطبا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ رفیق الاطبا ہی ہندوستان کے طبی رسائل میں ایک بہترین رسالہ ہے۔ اور اسلئے اسے ہندوستان بھر کی پہلی طبی و ویدک کانفرنس نے اپنا آرگن بنانیمیں سرے طبی رسائل پر اسے ترجیح دی ہے۔ پس ہر طبیب اور وید کا فرض ہے کہ اسے خریدے۔ اور مفید ترین جدید و قدیم طبی معلومات بجز نسخہ جات اور دیگر عجیب و غریب حالات معلوم کرنے کے علاوہ یہ جانے کہ ہماری ملیں اسوقت کس کشمکش میں ہیں اور کونسی تجویزیں ہیں جو طبوں کیا تہذیب اپنے بچانے کیلئے اسوقت عمل میں آرہی ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ قیمت سالانہ (ستے) نمونہ مفت۔

زندہ در گور مریضان اعضائے تناسل

وہ اشخاص جو اعضائے تناسل کی خاص امراض میں مبتلا رہنے کیوجہ سے زندہ در گور ہو رہے ہوں یا اس قسم کی امراض کے مریض علاج کرتے کرتے مایوس ہو چکے ہوں۔ وہ دفتر کارخانہ چشمہ صحت متعلقہ رفیق الاطبا لاہور سے سالہا حیات جاوید مفت طلب فرمائیں۔ اگر بلا لحاظ فرماویں۔ اس سالہ میں جریان۔ سوزاک۔ نامردی۔ سرعت احتلام وغیرہ کی حقیقت انکے اسباب پر معقول بحث کیگئی ہے۔ اور پھر انکے علاج کی وضاحت کرتے ہوئے مثل ثبوت اپنے اسراری نسخہ جات کو تفصیل سے لکھا ہے پس اگر آپ از سر نو مرد اور تندرست ہونا چاہتے ہیں تو اس سالہ کو ضرور منگوا کر پڑھئے اور خود ہی مرض کی تشخیص اور اسکے اسباب کی حقیقت سے آگاہ ہو کر آپ ہی اپنا علاج کر لیجئے۔

یہ رسالہ "رفیق الاطبا" حکیم محمد فیروز الدین بی۔ بی۔ ایل ایڈیٹر رفیق الاطبا نے خود لکھا ہے اور ہر سال دس ہزار جلد مفت تقسیم کیا کرتے ہیں۔ مرکا محکمہ محصول کے لئے بہترین مفت منگوا لیجئے +

پتہ: مینجر دار الکتب رفیق الاطبا و رسالہ رفیق الاطبا لاہور موچی دروازہ

رموز الاطبّاء

کی نسبت صدہا آرائیں سے چند اقتباسوں کے خلاصہ جات

جناب حکیم مولوی حافظ عبد الولی صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ

رموز الاطبا جسمیں اطبا کے معمولہ اور مجربہ نسخہ جات مندرج ہونیکے علاوہ اطبا کی تصاویر اور مختصر حالات زندگی بھی لکھے گئے ہیں میری نظر سے گذری حقیقتہً یہ کتاب ملک کیلئے کارآمد اور مفید چیز ہے اطبا اور غیر اطبا دونوں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ غیر اطبا کے لئے تو یہ آسانی ہے کہ انکو اچھے اچھے طبیبوں کے حالات معلوم ہو جائینگے۔ اور وہ ضرورت کیوقت ان سے مشورہ لیکر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نیز بعض بعض مجربات اور آسان نسخے ایسے انہیں اس کتاب میں ملینگے جس سے انکو بہت فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ اور وہ باقاعدہ علاج سے بچ جائینگے جسمیں ایک معتدبہ خرچ کی بچت ہے۔ اطبا کیلئے یہ فائدہ ہے۔ کہ مجربہ نسخہ جات کا ایک اچھا خاصہ ذخیرہ ہاتھ لگتا ہے۔ اور بہت عمدہ موقعہ تجربہ کرنے کا مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے اور منفعت ذاتی کا ملتا ہے۔ پس ایسی کتاب کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا ملک کی قدردانی کا ثبوت ہوگا۔ اور کام کرنیوالے کے لئے باعث ہمت۔ ہمیں کوئی شک نہیں کہ حکیم محمد فیروز الدین صاحب مؤلف کتاب نے اس کے مرتب کرنیمیں بہت محنت کی ہے۔ جا بجا مختلف سفر کئے ہیں اطبا کی خوشامدیں کی ہیں جب کہیں انہیں یہ ذخیرہ نصیب ہوا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اپنے مجربہ نسخہ دینے میں اطبا کو کسقدر اغماض اور تجمل ہوا کرتا ہے۔ ہمکو حاصل کرنا کچھ دل لگی نہیں تھی۔ دیباچہ مصنف کو میں خاص نظر سے دیکھتا ہوں اور نہایت پسند کرتا ہوں حقیقتہً میرے خیالات بالکل اسکی تائید میں ہیں۔ اور مجھکو اس دیباچہ سے مصنف کا علاوہ محنتی ہونے کے روشن خیالی اور مسائل کا صاف طور سے دماغ میں آنے کا ثبوت ملتا ہے۔ نسخہ جات کی بہ ترتیب امراض جو فہرست بنائی گئی ہے۔ اور فرہنگ حل مشکلات مینے اسکو نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا مصنف کا یہ خیال کہ کوشش کرکے اس کتاب کے شایع شدہ نسخوں کی نسبت اطبا کا تجربہ مزید حاصل کیا جائے بہت عمدہ خیال ہے۔ اور بیشک کتاب اسمیں انہیں نسخوں کو پیا کیلئے بہت کچھ مدد دیسکیگی۔

جناب شمس الاطبا۔ خانصاحب حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خانصاحب مصنف مخزن حکمت لاہور:۔ رموز الاطبا مشاہیر اطبائے وقت کا ایک معتدبہ تصویری تذکرہ اور بیشمار قیمتی تجربات کا ایک نادر ذخیرہ ہے۔ جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب بی اے ایل ایل بی نے جو کہ طبی ترقیات کیلئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ اس کتاب کی تالیف سے طبی لٹریچر میں ایک نہایت قابل قدر اضافہ کیا ہے جسکے لئے ہندوستانی طبی پبلک کو انکا مشکور ہونا چاہئے۔ رموز الاطبا کا یہ پہلا حصہ درحقیقت اس مجربہ طبی لائبریری کو پیا (قرابادین یا دستور العلاج) کا سنگ بنیاد ہے۔ جسکی کہ اطبا کو سخت ضرورت ہے۔ خداوند تبارک و تعالےٰ جناب حکیم صاحب کو توفیق عمیق عطا و مرحمت فرماوے تاکہ وہ ایسے نیک اور مفید کام کو جلد بانجام دیکر خیر الناس من ینفع الناس کے مصداق بنیں۔ آمین (جیلانی)

مخزن حکمت لاہور:۔ رموز الاطبا مشاہیر اطبائے وقت کا ایک معتدبہ تصویری تذکرہ اور بیشمار قیمتی تجربات کا ایک نادر ذخیرہ ہے۔ جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب بی اے ایل ایل بی نے جو کہ طبی ترقیات کیلئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ اس کتاب کی تالیف سے طبی لٹریچر میں ایک نہایت قابل قدر اضافہ کیا ہے جسکے لئے ہندوستانی طبی پبلک کو انکا مشکور ہونا چاہئے۔ رموز الاطبا کا یہ پہلا حصہ درحقیقت اس مجربہ طبی لائبریری (قرابادین یا دستور العلاج) کا سنگ بنیاد ہے۔ جسکی کہ اطبا کو سخت ضرورت ہے۔ خداوند تبارک و تعالےٰ جناب حکیم صاحب کو توفیق عمیق عطا و مرحمت فرماوے تاکہ وہ ایسے نیک اور مفید کام کو جلد بانجام دیکر خیر الناس من ینفع الناس کے مصداق بنیں۔ آمین (جیلانی)

جناب شفاء الملک حکیم مولوی رضی الدین احمد خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم دھلے: مینے کتاب رموز الاطبا کو بالاستیعاب دیکھا یہ کتاب قریب زمانہ کے گذشتہ طبیبوں اور موجودہ اطبا کے تذکرہ پر مشتمل ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ مفید مجموعہ ہے۔ اور فن طب کے اس دور کے جاننے والونکی یادگار رہے اس کے مؤلف فن طب میں ہمہ قابلیت رکھنے کے ساتھ تصنیف تالیف کا اسقدر شوق رکھتے ہیں۔ کہ انکی مفید تالیفات سے فن مذکور کے ذخیرہ کتب میں بہت اچھا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اسی لئے وہ مستحق شکر گذاری ملک ہیں۔

جناب حکیم مولوی سید اکبر علی خان صاحب طبیب خاص ریاست جے پور:۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ۔ بفضل ملک و اب یہ کتاب فیض انتساب مجمع کنز حکمائے نامدار اور رموز الاطبائے ہندوستان کا ہے حکیموں۔ ویدوں۔ ڈاکٹروں کے مضامین علمی اور تجربات عملی کا ایک معدن ہے۔ اور بلحاظ مذاق طبی طبیبوں کے نسخہ جات صدیہ کی محض قرابادین ہی نہیں بلکہ اطبائے ہند کا ایک تاریخی مخزن ہے۔ اگر اسکو زینت مطب اور دستور العمل بنایا جاوے۔ اور مخزن حکمت اور خزائن شفائے علل کہا جائے۔ تو درست و بجا ہے۔ یہ کتاب محض اطبا کے لئے ہی کارآمد نہیں بلکہ مفید ہر خاص و عام کا ذاتی ہے اس مفید کتاب کے ذریعہ اسکے فاضل مؤلف نے جو خدمت طب یونانی کی فرمائی ہے اور جو محنت شاقہ برداشت کی ہے وہ نہایت قابل قدر ہے جسکا میں تہ دل سے مشکور ہوں اس کام کی صدق دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مبارکباد دیتا ہوں۔

(حکیم سید شاہ اسحاق حسن قادری نوری مارہروی)

رموز الاطبا کو مضامین علمی و عملی کا گنجینہ اور اسرار و نکات طبیہ کا ذخیرہ کہا جاوے تو بجا ہے۔ اس مفید تالیف پر آپکو داد اور مبارکباد دینا ہمارا فرض ہے۔ (خانصاحب حاجی آغا محمد حسین مشہور معتمد ریاست ہیدرآباد)

رموز الاطبا واقعی قابل دید کتاب ہے۔ اس کا ایک نسخہ ہر طبیب کی لائبریری میں ہونا ضروری ہے۔

(ڈاکٹر ہرچند عاصیاں۔ متلع گجرانوالہ)

رموز الاطبا بہت اعلےٰ پایہ کی کتاب ہے۔ اسکا ایک ایک نسخہ ہر گھر میں موجود ہونا چاہئے۔ اسکی قدر وہی جانتا ہے جس نے کبھی کسی نسخہ کی بابت کسی حکیم۔ وید سنیاسی یا ڈاکٹر کی خوشامد کی مرچ اٹھایا ہو پھر بھی جواب صاف پایا۔ (حکیم ڈاکٹر مرزا محمد ابراہیم شفاخانہ محمدیہ۔ فیروزپور)

رموز الاطبا مریضوں کا سچا اور طبیب کا حقیقی راہنما ہے۔ اس سے ہر شخص کو گھر بیٹھے مجربات صدیہ کا ذخیرہ اور معلومات غریبہ کا خزانہ ہاتھ آگیا ہے۔ ورنہ کسی کا تمام عمر طبیبی میں اسقدر معلومات و مجربات کا فراہم کرنا تمتع عقلی و محال عادی تھا۔ (حکیم حاجی مولوی سید ابو الحسن محمد قادری سہسوانی)

رموز الاطبا ہم لوگوں کے ساتھ نہیں مٹ سکیگی۔ بلکہ ایک قیمتی ذخیرہ ایسا بے بہا خزانہ۔ جس کا صرف بھی بے بہا۔ اس کا ہر فرد کے گھر میں ہونا لوازمات میں سے ہے۔

(حکیم مولوی محمد عبد الرؤف شہرت نیوتنوی۔ آنریری سیہور)

رموز الاطبا اس قابل ہے کہ ہر شخص اسے اپنے پاس رکھے۔ اور اس سے امر معالجہ میں مدد لے۔ اس کتاب کے اکثر نسخہ جات مینے دیکھے اس ترکیب کے نسخہ جات بہت کم ہونگے۔ (خان بہادر حکیم مولوی نظیر حسین خانصاحب مہتمم دارالشفا شاہی لکھنؤ)

رموز الاطبا میرے معائنہ سے گذری۔ میری مذاقی اور انصاف پسندی بھی سختی سے مجبور کر رہی ہے۔ کہ میں اس پر اپنا اظہار کروں۔ کہ فی الواقعہ یہ کتاب ایک بے نظیر کوشش ہے۔ محض صدہا اطبا کا یہ ذاتی سینہ بسینہ مجرب نسخہ جات کا مجموعہ ہی نہیں۔ بلکہ اطبا کے خاندانی حالات کی بہشت سے ایک تاریخی گلدستہ بھی ہے۔ (پنڈت شیشر ناتھ جی اے سکرٹری و ٹرسٹی راجپتانہ سبھا ریاست خیرپور)

رموز الاطبا کو جب غائر نظر سے دیکھا گیا تو پہلی بات جو زبان قلب سے بیساختہ ظاہر ہوئی۔ یہ تھی کہ یہ سچ آفرین باد برین ہمت ہو دانندہ۔ اور جزاک اللہ فی الدارین خیرا حکیم فیروز نے الحقیقت اپنے مقاصد میں فیروز ہے۔ اور فیروز ہی رہا کرے۔ آمین۔ فن اور ملک کی انواع و اقسام کی خدمات کا جو بیڑا اٹھایا۔ خدا کے فضل سے کامیاب بھی ہوا۔ (حکیم مولوی محمد حسن مانکپوری۔ کاٹھیاواڑ)

رموز الاطبا کی نسبت بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ایک قرابادین کا مجموعہ تو آموز طبیبوں کے لئے تو بیشک یہ آبحیات ہے۔ (حکیم قاضی یوسف علیخان سیرنسپل کمشنر فیروز آباد آگرہ)

رموز الاطبا نے اطبا کے سر سے کتمان ہی بات کا الزام دور کر دیا حقیقتہً ایک ملکی اور طبی تصنیف ہے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک لائق پیروی سبق ہے۔ اس بیش قدر خدمت کی کہنے کم یہ قدر ضرور دنیا پہچانے

رموز الاطبا کو ہر طبی فن کے پاس اسکی ایک کاپی ضرور ہو۔ (حکیم سید جعفر حسین طبیہ اول دارالشفا لکھنؤ)

رموز الاطبا (ایک طویل ریویو جو غالباً ایک جزو کے قریب ہوگا لکھکر) کے فوائد اور خوبیوں پر اگر نظر کرتا ہوں تو مشورہ دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس کا ہر لائبریری اور مطب میں جگہ پانا جو ہنی فانوس میں ضروری ہے اگر یہ نہیں تو وہ لائبریری اور مطب اندھا بے نور اور تاریک محسوس ہوگا۔

(حکیم سید احمد شاہ۔ طبیب خاص ریاست بھیکم پور)

رموز الاطبا طبی دنیا کی لائبریری کی زینت۔ اطبائے گرامی کے تجربہ کے بہا کا ذخیرہ۔ تبحر اطبا کی بیدار مغزی اور مدبرانہ دلی کی تصویر۔ انکی فیاضی کا نمونہ اور طبی میدان میں آپکے کارہائے نمایاں کا مظہر ہے سبحان اللہ آپنے وہ کام کیا جو آئندہ طبی نسلوں کیلئے کام کرنے کے میدان میں ایک عمدہ ترین مثال اور اعلےٰ سبق ہوگا۔ (حکیم مہندر ناتھ شرما میرٹھ)

رموز الاطبا حکمائے ہند کا ایک عمدہ سے عمدہ البم اور انکے بحار یکتا نادر ذخیرہ ہے۔ خدا ہمارے دوسرے طبی لٹریچروں کے ساتھ اسکو دیر تک سلامت رکھے۔ (حکیم مولوی غلام محی الدین صاحب قادری مدراس)

رموز الاطبا کے متعلق کچھ عرض کرنا تحصیل حاصل ہی نہیں بلکہ مہندر انا ہے۔ کیونکہ اس کا ظاہری اور باطنی حسن ذرا بھی محتاج بیان نہیں۔ (حکیم محمد شمار اللہ مؤنا ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ)

رموز الاطبا کا ظاہری و باطنی پہلو ہرگز محتاج بیان نہیں یہ گوہر یکتا اسم بامسمیٰ ہر لائبریری اور ہر طبیب کے کتب خانہ کا زینت دہ ہے۔ بخدا جب بھی اسکا مطالعہ کرتا ہوں دیکھنے کے خیال بھی پیش نظر ہوتے ہیں۔ تو انکی صحت و عافیت دائمی کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اور رموز الاطبا جیسی کتاب پر